اسلام میں ربا
کے حکم امتناعی کی اہمیت

www.KitaboSunnat.com

از

شیخ عمران نذر حسین

مترجم

ابو عمار سلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں ربا کے حکم امتناعی کی اہمیت

از

شیخ عمران نذر حسین

مترجم

ابو عمار سلیم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	اسلام میں ربا کے حکم امتناعی کی اہمیت
مصنف	شیخ عمران نذر حسین
مترجم	ابو عمار سلیم
مطبع	شاد پبلیکیشنز۔ جامع مسجد کمرشل اریا۔
	ناظم آباد نمبر۔۲۔ کراچی۔ فون ۳۶۶۲۰۵۴۹۲۔۰۲۱
بار اول	مئی ۲۰۱۱ء
تعداد	۱۰۰۰

FOR FREE DISTRIBUTION

SALLAN'S

Tel - 92-21-34901060

Cell - 0300-2277551

E mail---sallan_pk@yahoo.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

سعید بٹ اوران کی بیگم، ایک پاکستانی مسلم گھرانہ ہے، نیو یارک کے راک لینڈ کاؤنٹی کے ایک چھوٹے سے خوبصورت قصبہ نیاک میں رہتے تھے۔اسلام میں ربا کی ممانعت کے اوپر ایک تقریر سننے کے بعد انہوں نے اپنا گھر بیچ دیا، بینک سے لیا ہوا تمام قرض چکا دیا اور ایک چھوٹا سا اسٹوڈیو اپارٹمنٹ کرائے پر لے کر اس میں منتقل ہو گئے۔وہ اسی میں رہتے ہیں، نہ مقروض ہیں اور نہ ہی ربا کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں اور خوش ہیں۔ہاں البتہ ناراض تو بینک ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ غفور الرحیم ان کی اس توبہ کو قبول کرلیں اور انہیں معاف کردیں۔اور جس ایمان کا انہوں نے مظاہرہ کیا ہے اس کی بدولت انہیں اپنی نعمتیں عطا کریں۔آمین۔یہ کتابچہ ان کے نام منسوب ہے۔

محمد عالمگیر، سڈنی آسٹریلیا کے ایک بینکر ہیں۔اس کتابچہ کے مسودہ کو پڑھنے کے بعد انہوں نے اپنی نوکری سے استعفاء دیا، اپنا گھر بیچ دیا اور ایسا انہوں نے صرف اپنے آپ کو ربا کی لعنت سے نجات دینے کے لئے کیا۔اللہ رب کریم غفور الرحیم سے یہ التجا ہے کہ وہ ان کی توبہ کو بھی قبول کرلیں انہیں معاف کردیں اور جس ایمان اور ایقان کا انہوں نے مظاہرہ کیا ہے اس کا بہترین صلہ عطا کریں۔آمین کتابچہ ان کے نام منسوب ہے۔

ہم سب لوگ اپنی زندگیوں میں گناہ کرتے ہیں مگر جب ہم اپنے گناہ پر نادم ہوں، اللہ کے احکام کی طرف واپس پلٹ جائیں اور ان گناہوں کے دوبارہ ارتکاب سے توبہ کرلیں اور نیکی پر ڈٹ جائیں تو ان کے لئے اللہ کی طرف سے معافی کا وعدہ ہے۔بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ربا کی ممانعت پر تقریریں سنیں مگر ابھی تک نہ تو ربا سے توبہ کی ہے نہ اللہ کی طرف واپس لوٹے ہیں جیسے سعید بٹ اور محمد عالمگیر نے کیا ہے، یہ کتابچہ ایسے لوگوں کے لئے ہی لکھا گیا ہے اور اس امید کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ وہ بھی سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ پر غور کریں گے اور قبل اس کے کہ بہت دیر ہو جائے، صحیح راستے پر واپس آجائیں گے۔ انشاءاللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

پیش لفظ	از شیخ عمران نذر حسین	صفحہ۔۷
دیباچہ	از شیخ الفاہیم جوب	صفحہ۔۹
تمہید		صفحہ۔۱۱
باب اول		
ربا کی تعریف		صفحہ۔۲۱
ربا کی مختلف اقسام		صفحہ۔۲۶
بیع موجل پر مزید وضاحت		صفحہ۔۲۸
قرض کی ادائیگی کے وقت کچھ زائد رقم کی ادائیگی		صفحہ۔۴۴
کیا مروجہ سود ربا ہے		صفحہ۔۴۵
ہم ربا سے حاصل ہونے والی رقم کا کیا کریں		صفحہ۔۴۹
ربا اور نظریہ ضرورت		صفحہ۔۵۰
باب دوئم		
ربا کی ممانعت کتنی اہم ہے؟		صفحہ۔۵۳
آخری وحی		صفحہ۔۵۵
باب سوئم		
دنیائے اسلام۔عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ		صفحہ۔۶۹
استفسار		صفحہ۔۷۳
ضمیمہ		صفحہ۔۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی

اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

اس کتابچہ کا عنوان ہے ''اسلام میں ربا کے حکم امتناعی کی اہمیت'' اور یہ کتابچہ مفت تقسیم کے لئے ہے۔ یہ کتابچہ اپنے موضوع کی اہمیت پر ہی مبنی ہے۔ میں نے حال ہی میں ایک اور کتاب مکمل کی ہے جسکا عنوان ہے ''قران وسنت میں ربا کی ممانعت''۔ یہ کتاب جو انشاءاللہ عنقریب شائع ہوگی، اس مضمون پر سیر حاصل تفصیل کی حامل ہوگی۔

یہ کتابچہ انصاری میموریل سیریز کی طرف سے چھپنے والی پہلی کتاب ہے جو ہمارے استاد محترم مولانا ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری (۱۹۷۴ - ۱۹۱۴) رحمہ اللہ کی یاد میں قائم کیا گیا ہے۔ میں بہت سارے احباب کی مدد کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں۔ سنگاپور کے اصغر حسن، محبوب فاطمہ اور عبدالرشید کی محبت اور فیاضی کا ممنون ہوں جن کی وجہ سے یہ ممکن ہوسکا کہ میں اس کتابچے اور اس کے بعد آنے والی کتاب کے لئے تحقیق کرسکا اور تحریر کرسکا۔ نیو یارک کے بہت سے مسلمانوں نے اس کتابچے کے چھاپنے اور مفت تقسیم کے لئے فیاضانہ عطیات دیں۔ ان میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنا وقت دے کر اس کتاب کے مسودہ کو پڑھا اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ ان میں شیخ الفاہیم جوب، بھی ہیں جو گیمبیا میں پیدا ہونے والے ایک اسلامی عالم ہیں، مکہ معظّمہ میں تعلیم حاصل کی اور اب نیو یارک میں مقیم ہیں۔ انہوں نے ہی از راہ عنائت اس کتاب کا دیباچہ بھی لکھا ہے۔ برادران ظہیر الدین، شمیم صدیقی، اقوام متحدہ کی سیکریٹریٹ کے نبیل عبدِاَل بھی ان میں شامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اقوام متحدہ کے افغان مشن کے جناب ادیب فرہادی نے بھی کتاب کے چھپنے میں مدد کی۔ نبیل المصری کے صبر، برداشت اور ہمیشہ Word Perfect Window میں مدد کرنے کے لئے تیار رہنے پر، اور عرفان قریشی کا بھی جنھوں نے مجھے کمپیوٹر اور پرنٹر مہیا کیا۔ میں آفتاب الدین نصرالدین کا بھی شکرگذار ہوں جنھوں نے اس کے صفحات کو ترتیب دیا اور براور محمد یار کا جنھوں نے اس کتاب کا سرورق بنایا۔ Samatech Printer, New York کے بھائی شکیل کا بھی جو چھپائی کے دوران انتہائی محبت اور شفقت کا مظاہرہ کرتے رہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان تمام حضرات کو اس دنیا میں اور آخرت میں ان کی کاوشوں کا صلہ عطا فرمائیں۔ آمین۔

اللہ جل شانہ سچائی کی راہ میں ہماری اس ناچیز کوشش کو شرف قبولیت بخشیں اور ہماری غلطیوں کو معاف فرمادیں۔ آمین۔

عمران نذر حسین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

شیخ عمران نذر حسین کا یہ کتابچہ جو" اسلام میں ربا کے حکم امتناعی کی اہمیت" پر ہے، یقیناً اس کے ذریعہ لوگوں کو ربا، بینک کے منافع میں ربا، تجارت میں ربا کے ذریعہ دھوکہ، ربا بذریعہ سٹے بازی وغیرہ کے بارے میں بڑی اہم تعلیم اور ہدائت ملے گی۔ یہ کتاب ان چند مخفی رازوں پر سے بھی پردہ اٹھاتی ہے جس کے ذریعہ تجارتی تنظیمیں دنیا کے وسائل کو دھوکہ اور فریب کے ذریعہ اپنے قابو میں کرتی ہیں۔

ہمارے شیخ جب یہ دکھاتے ہیں کہ یہ شیطانی نظام جو آج ساری دنیا کی معاشی سرگرمیوں پر چھایا ہوا ہے کس طرح انسانی دولت اور سرمائے کو قابو میں کر کے انسانیت کو اپنا غلام بنالیتا ہے تب یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیخ صاحب کو کتنی دوررس نگاہ دے رکھی ہے۔ ان تمام معاملات میں ان کی نظر کافی اندر تک دیکھ لیتی ہے۔ یہ کتابچہ یقیناً ان لوگوں کے لئے بہت اہم ہے جن کو ربا کے بارے میں یا تو معلومات ہیں ہی نہیں یا انتہائی کم اور ناقص ہیں۔ اور خاص طور سے یہ کہ ربا نے کس طرح آزاد تجارتی دنیا کو برباد کر کے انسانیت کو ایک نئی قسم کی غلامی میں جکڑ لیا ہے۔

مصنف نے مسلمانوں کے اوپر یہ واضح کر دیا ہے کہ جب مسلم اپنے دین میں سے کچھ حصے پر عمل کرتا ہے اور کچھ کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ دشمنوں کے عظیم حملوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور آج مغربی معاشرہ یہی کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کو ایسے ہی طرز عمل پر ڈال دے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت ہے کہ مغربی معاشرہ انسانیت کی ترقی کے لئے کوشاں نہیں ہے بلکہ وہ لوگ جو اس مغربی معاشرہ کے کرتا دھرتا ہیں ان کی انتہائی کوشش ہے کہ وہ عوام کو اندھیرے میں رکھیں (خاص کر مسلمانوں کو) اور پھر انہیں ایک ایسے اندھے کوئیں میں ڈال دیں جو تباہی اور بربادی کی آخری حد ہو۔

ربا کی اس خطرناک حقیقت کو دنیا کے سامنے لانے کی ضرورت بہت عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ مجھے امید ہے کہ اس کتابچہ کو پڑھنے والے یہ جان لیں گے کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ میں بڑی بے چینی سے شیخ عمران کی ربا کے اوپر تفصیلی کتاب کا منتظر رہوں گا۔

اللہ اس چھوٹے سے مگر انتہائی اہم کتابچہ کو قبول کریں اور اس کو کل عالم انسان کے لئے نافع بنا دیں اور ہم سب کو صراط مستقیم پر ڈال دیں اور ربا کے گناہ سے بچا لیں۔ آمین۔

امام الفاہیم جوب
ڈائریکٹر، مسلم فیملی انسٹیٹیوٹ
اسلامک سرکل آف نارتھ امریکہ،
امام مسجد حمزہ
لانگ آئی لینڈ، نیو یارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

آج لوگوں کی ایک بڑی اکثریت جب گھر یا گاڑی خریدتی ہے یا کالج کی فیس ادا کرتی ہے تو عموماً وہ بینک سے رقم ادھار لیتی ہے جس کی واپسی کی ادائیگی میں سود شامل ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو کریڈٹ کارڈ استعمال کرتے ہیں وہ بھی ادھار اور سود میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے بہت بڑی اکثریت ایسے لوگوں کی بھی ہے جو اپنی رقموں کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں، تو وہ بینک جا کر ان پیسوں کو کسی فکسڈ ڈپازٹ میں رکھ دیتے ہیں یا بونڈ وغیرہ میں لگا دیتے ہیں جن سے سود پر منافع حاصل ہوتا ہے۔ وہ بات جو اکثر لوگ نہیں جانتے، اور جان بھی نہیں سکتے تھے اگر قرآن مجید اور نبی آخر حضرت محمد ﷺ کا ظہور نہ ہوتا، کہ ہر دفعہ جب وہ رقم ادھار لیتے ہیں یا پھر وہ منافع حاصل کرتے ہیں جو بینک اپنے فکسڈ ڈپازٹ پر ادا کرتے ہیں وہ ایک ایسا گناہ کرتے ہیں جو زنا کرنے سے زیادہ خراب ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ ان کے ساتھ دھوکہ ہو رہا ہے اور یہ بھی کہ یہ لوگ ایک ایسے نظام کا ساتھ دے رہے ہیں جو لوٹ کھسوٹ اور دھوکہ دہی میں ملوث ہے۔ اور ان کا ساتھ دے کر اس نظام کو سہارا دے رہے ہیں۔ جب وہ ادھار رقم سود پر لیتے ہیں تو وہ ایک قانونی چوری کے نظام کا ساتھ دیتے ہیں جو ان کا اور دیگر تمام بنی نوع انسان کا خون چوس رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قران سود کو ربا قرار دیتا ہے جو کہ حرام ہے اور حضور نبی اکرم فخر موجودات ﷺ نے یہ اعلان کیا کہ وہ تمام لوگ جو اس نظام میں شامل ہوں (خواہ وہ سود پر رقم دینے والے ہوں، یا لینے والے، یا اس کا حساب کتاب رکھنے والے ہوں یا پھر کسی بھی سودی لین دین میں گواہ ہوں) ایک ایسے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں جس کے لئے اللہ انہیں شدید عذاب دے گا۔ اب ایسے لوگ خواہ وہ یہودی ہوں یا نصرانی، ہندو ہوں یا بدھ، یا کسی اور مذہب کے پیرو ہوں، یہ گناہ ہے اور سب کے لئے ہے۔ اور وہ سب سخت سزا پائیں گے۔ اور یہ اس لئے ہوگا کہ حضور خاتمی المرتبت حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے بنی نوع انسان کے لئے رسول مقرر کیا ہے۔ ربا کی اس ممانعت کا حکم جس قدر امریکیوں کے لئے ہے اتنا ہی چینیوں کے لئے بھی ہے بلکہ ساری انسانیت کے لئے ہے۔

بنی نوع انسان کے وہ تمام لوگ جو قران کو سنتے ہیں مگر خود نہیں پڑھتے، جو پڑھ کر اسے اللہ کا حکم ماننے سے گریز کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو اس کے احکام الٰہی ہونے کا اعتراف تو کرتے ہیں مگر اس کے حکم پر عمل نہیں کرتے جیسے کہ ربا کا حکم، اپنے اس طرز عمل پر گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور ان کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔

حق تو یہ ہے کہ قران نے تو صرف ربا کے ان احکامات کی تصدیق کی ہے جو اس سے قبل اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی۔

ربا ظلم ہے اور حضور علیہ السلام نے ظلم کو گناہ قرار دیا ہے۔ عرفات کے مقام پر حضور پاک ﷺ نے جب اپنی امت کے لئے گناہوں سے معافی کی دعا کی تو وہ رد کر دی گئی ،اس حقیقت کے باوجود، کہ آپ خاتم الرسل ﷺ اللہ کے محبوب تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مرد س نے روائت کیا کہ " اللہ کے رسولؐ عرفات کے روز شام کے وقت اللہ کے آگے درخواست گزار ہوئے کہ امت کو معاف کر دیا جائے تو آپ کو یہ جواب ملا کہ " میں ان سب کو معاف کر چکا ہوں سوائے ظالم کے اس لئے کہ جس پر ظلم ہوگا میں اس کو ظالم کے خلاف پورا بدلہ دوں گا"۔ پھر حضورؐ نے دعا کی "اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت میں داخل کر دیں اور ظالم کو معاف کر دیں" (یعنی اس ظالم کو جو امت محمدیؐ میں سے ہو اور معافی کا طلبگار ہو) اس کا جواب انہیں اس شام نہیں ملا۔ پھر آپ نے اسی التجا کو دوبارہ صبح کے وقت مزدلفہ میں دہرایا۔ پھر انؐ کو اس کا جواب ملا تو آپ ﷺ ہنس دیے (یا انہوں نے کہا کہ آپؐ مسکرا دیے) حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے آپؐ سے دریافت فرمایا اور کہا "یا رسول اللہؐ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کیوں ہنسے کیونکہ ایسے وقت میں آپ خوشی کا اظہار کرتے نہیں دیکھے گئے۔ اللہ آپ کو اسی طرح ہنستا رکھے۔" آپؐ نے ارشاد فرمایا، "جب اللہ کے دشمن ابلیس نے دیکھا کہ اللہ نے میری دعا قبول کر لی ہے اور میری امت کو معاف کر دیا ہے تو اپنے سر میں دھول بھر لی اور چیخا ہائے میری خرابی، اس کا یہ حال دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی۔"

(سنن، ابن ماجہ) www.KitaboSunnat.com

اگر ربا اتنی خطرناک چیز ہے تو پھر یہ انسان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کے بارے میں پڑھے اور معلومات حاصل کرے۔ مگر اس کے باوجود انسان نے اس سلسلہ میں بڑی کوتاہی کی ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ جن لوگوں کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ لوگوں کو دین سکھائیں وہ بھی اس امر میں بری طرح ناکام رہے اور اس طرف مکمل توجہ نہیں دی اور وہ بھی باوجود اس حقیقت کے کہ قرآن نے برملا دعویٰ کیا کہ تورات اور انجیل میں ربا کے احکامات کو بری طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑا مروڑا گیا ہے۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میلکم ایکس (Malcolm X) بھی ربا کی ممانعت سے ناوقف تھے۔ اپنے قتل ہونے سے کچھ ہی قبل جب ان کے گھر کو ان لوگوں نے تباہ کردیا جو یہ سمجھتے تھے (اور آج بھی سمجھتے ہیں) کہ وہ غدار تھے، وہ ایک بینک سے گھر خریدنے کے لئے قرض کا ایک معاہدہ کرنے ہی والے تھے۔ یہ خبر میلکم ایکس کی سوانح حیات میں مل جائے گی جس کا نام (Autobiography of Malcolm X by Alex Haley) میلکم ایکس کی بیوہ ڈاکٹر بٹی شہباز نے خود مجھے بتایا کہ اس معاہدہ کی تکمیل سے پہلے ہی وہ قتل کردیے گئے تھے۔ اگر میلکم ایکس کو اللہ نے اور عمر دی ہوتی اور وہ ان لوگوں کے ہاتھوں جو اللہ کے اور ان کے دشمن تھے، قتل نہ کردیے گئے ہوتے تو وہ ربا کی امتناع کو جاننے کے لئے اپنا پورا زور لگا دیتے تو وہ یقیناً اس جدید قسم کی غلامی (Neo- Slavery) کو ایک ایسی ضرب مارتے جو اکتوبر ۱۹۹۵ میں واشنگٹن میں سیاہ فام افراد کے ملین مارچ سے زیادہ شدید اور اثر انگیز ہوتی جو امریکی سوسائٹی میں موجود نسل پرستی اور سیاسی و معاشی ناانصافیوں کے خلاف کیا گیا تھا۔ وہ حکومتیں جو آج دنیائے اسلام پر حکمران ہیں انہوں نے بھی انتہائی بے حسی اور بے دردی سے اسلام کو دھوکہ دیا ہے اور ربا میں تن من دھن سے ایسے داخل ہو گئے ہیں کہ کئی مسلم ممالک تو ربا کی بدولت ایسے مقروض ہو گئے ہیں کہ گویا مکمل غلامی میں جکڑے گئے ہیں۔

اسی ربا کی وجہ سے ہم ایک ایسے دور میں جی رہے ہیں جہاں ایمان اور ایمان داری بڑی آسانی سے غائب ہو جاتی ہے۔ حضور نبی کریم مخبر اعظم ﷺ نے اسی پرفتن دور کی طرف اشارہ کیا تھا جب آپؐ نے فرمایا تھا "ایک آدمی سوئے گا تو ایمان اس کے دل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل جائے گا اور صرف ایک ایسا نشان باقی رہ جائے گا جیسے سیاہ دھبہ۔ پھر آدمی سوئے گا جس کے دوران اس سے ایمان اور بھی کم ہو جائے گا اور وہ دھبہ اتنا رہ جائے گا جیسے کہ کسی کے پیروں پر ایک چنگاری گرے تو وہاں ایک آبلہ پڑ جائے جو سب لوگوں کو دکھائی دے مگر اس میں اندر کچھ نہ ہو۔ لوگ اپنی تجارت میں مشغول ہونگے مگر بھروسہ کے قابل ایک آدمی بھی شائد ہی ملے گا۔ اور پھر یہ کہا جائے گا کہ فلاں فلاں قبیلہ میں ایک بڑا ایماندار آدمی ہے اور پھر کچھ عرصہ بعد یہ کہا جائے گا کہ فلاں شخص کیسا عقلمند، نرم گفتار اور طاقتور آدمی ہے مگر اصل میں اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔" (بخاری)

بہت سے لوگ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ ہم آج اسی دور میں رہ رہے ہیں جس کا تذکرہ اوپر درج شدہ حدیث مبارک میں ہے۔ ہم اور آپ دور فتن سے گذر رہے ہیں۔ امریکی معاشرہ میں ہر اختتام پذیر ہونے والی اخلاقی قدر پر امریکی سیاست دان چیخ اُٹھتے ہیں اور یوں وہ بھی اس بات کی تائد کرتے ہیں کہ آخری دور آ گیا ہے جس کے بعد بس خاتمہ ہی ہے۔ آج کی دنیا میں ربا سے زیادہ خطرناک ایسی اور کوئی چیز نہیں اور یہ ہمارے اندر کی رہی سہی ایمانداری اور سچائی کو تیزی سے ختم کر رہی ہے۔ دراصل ربا کی موجودگی ہی اس بات کی گواہی ہے جس کی اطلاع حضور نبی کریم شفیع المذنبین رحمت اللعالمین ﷺ نے مؤمنین کو دی جس سے وہ دجال کو پہچان سکیں۔

آج بنی آدم کو اس بات کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے کہ وہ ہدایت کے لئے ان لوگوں کی طرف رجوع کرے جو عالم بھی ہیں جن کے پاس وہ پاک صاف علم بھی ہے اور وہ اس کو سمجھتے بھی ہیں۔ (دیکھئے استفسار۔ نوٹ نمبر۔۱)۔ یہ وہی پاکیزہ علم ہے جو اس سے قبل تورات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو، زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کو اور انجیل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا مگر جسے انسان نے اپنے مفاد میں بدل لیا اور بے رحمی سے ان میں تحریف کردی۔ مگر وہی علم پھر سیدنا و مولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے اوپر نازل ہوا اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور ہمیشہ ہمیشہ بغیر تحریف کے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ۔ ہمارے ارض دنیا کے ان باقی دنوں میں یہ ضرورت ہے کہ اس ہدائت حقانی پر منحصر علم کو سمجھا جائے، اس پر ایمان کو مضبوط کیا جائے اور اس حق پر عمل کیا جائے جو اسی رب کائنات کی طرف سے آیا ہے جس نے پہلے بھی یہ علم عطا کیا۔ اس دور فتن میں ایمان کی حفاظت کے لئے لوگوں کو برداشت کا مظاہرہ کرنے کی تلقین نبی کریم ﷺ نے خود فرمائی۔ ربا ایک ایسی شیطانی طاقت ہے جو انتہائی تباہ کن ہے اور ایمان کے چیتھڑے اڑانے اور اس کی بنیادوں کو ڈھانے کا کام کررہی ہے۔ اس دم مسلمانوں کے لئے اس سے زیادہ اہم اور کوئی بات نہیں کہ وہ ربا یا سود کے خلاف ڈٹ جائیں اور صبر و برداشت کا مظاہرہ کریں۔

ربا ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے ان علماء کو پہچانا جا سکتا ہے جن کے پاس علم بھی ہے اور وہ اس علم پر تصدیق کے ساتھ عمل بھی کرتے ہیں۔ حضور اکرم نبی برحق ﷺ نے فرمایا کہ ایک باعمل عالم (اس علم کا عالم جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نازل کیا) شیطان پر ہزار بے عمل عالموں سے زیادہ بھاری ہے۔ جیسا کہ باعمل عالم تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن کے لئے حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ " عمرؓ سڑک کے جس طرف چلتا ہے شیطان اس کی دوسری سمت میں بھاگ جاتا ہے۔"

جب تک بنی نوع انسانی ان لوگوں کی طرف رجوع نہیں کرے گی جن کے پاس نہ صرف یہ کہ ربا کی ممانعت کا علم ہے، بلکہ وہ ایمانداری سے لوگوں کو قران و حدیث کے اس علم کی تعلیم بھی دیتے ہیں، انسانیت اسی طرح بھٹکتی رہے گی اور اس سے بھی زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکلات، پریشانی، بدامنی اورخون ریزی کا شکار ہوگی۔قیامت کی نشانیوں میں سے جو نشانیاں حضور شارح اعظم ﷺ نے اپنے صحابی، سیدنا حضرت حذیفہؓ کو بتائیں ان میں سے یہ بھی تھی کہ "کچھ لوگ ہونگے جو میری سنت کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں جانی پہچانی ہونگی لیکن بعض میں اجنبیت محسوس کرو گے۔میں نے پوچھا، کیا پھر اس خیر کے بعد شر آئے گا؟۔فرمایا کہ ہاں۔جہنم کے دروازے پر بلانے والے ہونگے اور جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انہیں پھینک دیں گے۔میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان کے کچھ اوصاف بیان کیجئے۔فرمایا کہ وہ ہمارے جیسے ہی ہونگے اور ہماری زبان ہی بولیں گے۔میں نے پوچھا، پھر اگر میں نے وہ زمانہ پالیا تو آپؐ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟۔فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔میں نے عرض کی، اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور ان کا کوئی امام نہ ہوا تو؟۔فرمایا کہ پھر ان تمام جماعتوں سے الگ رہنا خواہ تمہیں درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔" (بخاری و مسلم)

میں نے بذات خود ایک قدم اٹھایا کہ عین اسی طرح کی ایک جماعت میں شامل ہو جاؤں جو خلافت کا نظام قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔اس جماعت میں شمولیت کے لئے امیر کی اطاعت کے لئے مجھے بیعت کرنے کی ضرورت تھی۔میں نے ایسا ہی کیا ہے اور مجھے طمانیت ہے کہ اوپر بیان کی ہوئی حدیث مبارک کی مطابقت میں مجھے ایک امیر کی ہدائیت کے تحت عمل کرنے کی خوشی حاصل ہے۔صحیح مسلم کی اس حدیث مبارک کے مطابق اس بیعت کے بعد میرا، جاہلیت کی حالت میں موت آنے کا خطرہ بھی جاتا رہا۔جامعۃ الاظہر نے آج سے ستر سال قبل خلافت کے خاتمہ پر احتجاجاً یہ کہا تھا کہ "جو بھی امام اور امیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کی بیعت کے بغیر مر گیا وہ جاہلیت میں مر گیا۔‘‘

حضور نبی برحق ﷺ نے مسیح الدجال کا تذکرہ کیا ہے کہ وہ جھوٹا مسیح جب آئے گا تو جنت کی طرف جانے والے راستہ کو آگ سے بھرا ہوا دکھائے گا اور جہنم کے راستے کو دریا کے ٹھنڈے پانی کی طرح۔ الغرض دجال کا دور انتہائی دھوکہ اور فریب کا دور ہوگا۔ اور یہ دور ایسا ہوگا کہ انسان نے حضرت آدمؑ کے بعد سے آخر وقت تک نہیں دیکھا ہوگا۔ آج ربا کی ریل پیل اس بات کی علامت ہے کہ وہ آخری وقت آ گیا ہے۔ دجال، نقلی مسیحا، کا وہ دور آ گیا ہے جو یہودیوں کو عظیم دھوکہ دے گا اور انہیں کامل تباہی و بربادی تک پہنچا دے گا۔ اس وقت ہمیشہ سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر مسلمان مرد اور عورت جس کو اپنے ایمان کی سلامتی چاہئے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جاہلیت کی موت مرنے کی بجائے فوری طور پر ایسی جماعت میں شامل ہو جائے جو دارالسلام کے قیام کے لئے کام کر رہی ہے اور جو ایک امام یا امیر کے تحت چل رہی ہے اور جس کی بیعت کر کے اس کے احکامات کی تعمیل کی جائے۔

ہم نے ان صفحات میں یہ کوشش کی ہے کہ ان لوگوں کو معلومات دیں جو ربا میں معلومات نہیں رکھتے، یا وہ لوگ جو ربا کے بارے میں غلط اطلاعات رکھتے ہیں یا پھر ایسے لوگ جن کو ربا کے بارے میں سرے سے کوئی علم حاصل نہیں ہے۔ اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ صرف تعارف ہے جو اس بات کی طرف دعوت دے رہی ہے کہ سوچا جائے کہ اسلام میں ربا کی جو ممانعت آئی ہے وہ کس قدر اہم ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مسلمان ربا کے بارے میں اچھی طرح مکمل علم حاصل کریں گے اور جی جان سے اس کے خلاف ڈٹ جائیں گے۔ ہماری یہ دعا بھی ہے کہ وہ لوگ جن لوگوں نے غفلت برتی ہے اب اپنی زندگی پر دوبارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر ڈالیں گے اور جراءت وہمت کا مظاہرہ کریں گے، قربانیاں دیں گے اور درست سمت میں چلیں گے تاکہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ کے عذاب سے بچالیں۔ اس کتاب میں ہم نے کوشش کی ہے کہ پہلے ربا کی تعریف پیش کریں اور پھر واضح کریں کہ شریعت میں ربا کی ممانعت کی کتنی اہمیت ہے۔ ہر وہ شخص جو یہ دعویٰ کرے کہ وہ اپنے مذہب پر عمل پیرا ہے خواہ وہ عیسائی ہو یا یہودی یا ہندو یا بدھ ہو یا مسلمان، کوئی بھی ہو اور اس کتابچہ کو پڑھ کر وہ سب کچھ ہضم کر لے جو ان صفحات میں درج ہیں، وہ اس بات سے پیچھا نہیں چھڑا سکے گا کہ وہ اس مضمون کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرے اور ربا میں الجھ کر گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔ اسلام میں ربا کی ممانعت کے مضمون کا صحیح علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے اس ماخذ کی طرف رجوع کرنا پڑے گا جو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف سے نازل ہوا اور کئی صدیاں گزرنے کے بعد بھی آج اپنی اصل شکل میں پورے آب وتاب سے ہر قسم کی تحاریف سے اور تبدیلیوں کے بغیر محفوظ ہے۔ اگر اللہ کو منظور ہو تو ایک مفصل کام قران وسنت میں ربا کی ممانعت کے عنوان سے تحریر کر سکوں۔ اسمیں نہ صرف یہ کہ قران میں نازل شدہ ربا کی آیات کی تشریح ہوگی بلکہ تاریخی حوالہ جات سے اور واقعات سے بھی ان باتوں کی تصدیق کی جائے گی۔ اور ان تین تدریجی اقدام کی وضاحت ہوگی جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ علیم وخبیر نے ربا کو اسلامی معاشی معاملات سے کلی طور پر بے دخل کرنے کا حکم دیا ہے اور اسلام نے جس پر عمل کرا کے دکھایا ہے۔ اس مضمون کا قران کے حوالوں سے مطالعہ عیسائی اور یہودی حضرات کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ وہ دیکھیں کہ ان کی انجیل اور توریت میں اللہ کے کلام کو کس طرح مسخ کر دیا گیا ہے۔ قران کے بعد اس مضمون کے مطالعہ کے لئے بہترین اور معتبر حوالہ سنت رسول آخر ﷺ میں ملتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

ربا کی تعریف

یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ ربوٰ یا ربا یا سود کے متعلق قرانی احکامات کی اولین نازل شدہ آیات میں ہی اس کی مکمل تعریف بتاوی گئی۔سورۃ المبارک الروم کی آیت نمبر ۳۹ میں ارشاد ہوا کہ ''اور یہ جو تم سود دیتے ہوتا کہ وہ لوگوں کے مال میں شامل ہوکر بڑھ جائے تو وہ اللہ کے نزدیک بڑھتا نہیں ہے،اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو،تو جو بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھا لیتے ہیں۔'' اس قرانی آیت کی رو سے ربا کا مطلب یہ ہوا '' دوسروں کی دولت کی بنیاد پر اپنی دولت میں اضافہ ''۔یعنی دوسرے الفاظ میں اسکا مطلب یہ ہوا کہ اگر میری دولت میں ربا کے ذریعہ سے اضافہ ہوا تو اس کی وجہ سے میرا فائیدہ' تمہارا یا دوسروں کے نقصان کے برابر ہوگا۔ایسا لین دین کسی طور بھی تجارت کے زمرے میں نہیں آسکتا بلکہ یہ تو تجارت کا الٹ ہوگا۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجارت کو حلال اور ربا کو حرام قرار دیا ہے۔ربا میں ایک شخص کا فائیدہ دوسرے کے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔جب کہ تجارت کے لئے اسلام کے احکامات یہ ہیں کہ لین دین میں شامل تمام پارٹیوں کو تحفظ ہو اور یہ کام باہمی رضامندی سے قرار پائے۔ (قران ۲۹۔۴)

سود یا ربا کی اس تعریف کو اسی سلسلہ میں نازل ہونے والی دوسری آیت میں مزید تقویت دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو ان کے ظلم اور بربریت پر سرزنش کی۔ان کے ظلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتعدی میں انکار ربا یاسود کا کاروبار شامل تھا۔ حالانکہ ان کی شریعت میں واضح طور پر ربا کے لین دین کی ممانعت تھی۔ اللہ کا حکم تھا'' اور سود لیا کرتے تھے، حالانکہ اُنہیں اس سے منع کیا گیا تھا، اور لوگوں کے مال ناحق طریقے سے کھاتے تھے۔ اور ان میں جو لوگ کافر ہیں، ان کے لئے ہم نے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' (سورۃ النساء۔ آیت نمبر۔۴)

ان قرانی آیات کی روشنی میں ہمارے سامنے ربا کی یہ تعریف آتی ہے'' حرام اور باطل ذرائع سے دوسروں کے مال سے اپنے مال میں اضافہ کرنا ''۔ ربا کے سلسلہ میں نازل ہونے والی تیسری اور چوتھی آیات میں اللہ باری تعالیٰ ربا کی ایک اور شکل کی نشاندہی کرتے ہیں جس کا مطلب اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ'' روپیہ اس شرط پر ادھار دینا کہ پہلے سے مقرر شدہ رقم کے اضافہ کے ساتھ واپس کیا جائے۔''

(قران۔۹۔۲۷۔۲ اور ۱۳۰۔۳)

اس تعریف کی رو سے ربا وہ اضافہ ہے جو پہلے سے طے کر لیا جائے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس اضافہ کو غیر قانونی قرار دیتے ہیں جو کہ ادھار دیئے ہوئے اصل زر کے بدلے میں حاصل کیا جائے۔ اور یہ اضافہ دوسرے کے مال کو غلط طریقہ سے اپنا بنا لینے کے برابر ہے۔ دور جاہلیت کے عرب معاشرہ میں ربا کی یہ شکل کاروباری اور ذاتی لین دین میں بہت عام تھی۔

ربا بعض اوقات ایک ایسے نظام کی شکل اختیار کر لیتا ہے جسے'' قانونی چوری'' کہہ سکتے ہیں۔ (قران۔ ۱۶۱۔۴) پرنسٹن یونیورسیٹی کے پروفیسر رچرڈ فالک نے (Legalised Theft) یعنی قانونی چوری کا لفظ استعمال کیا جو کہ سرمایادارانہ معاشی نظام میں رائج تھا۔ (دیکھیئے استفسار۔ نوٹ نمبر۔۲)۔ ہمارے نزدیک تمام کا تمام سرمایہ دارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ معاشی نظام لوٹ کھسوٹ پر مبنی ہے۔ یہ قانونی چوری آخر ہوتی کس طرح سے ہے؟

قران مجید نے ربا کی ایک خاص قسم کی طرف اشارہ کیا ہے جسکا حوالہ اوپر دیا جا چکا ہے کہ جس کی رو سے سود پر رقم کا لین دین جس میں اصل زر خود بخود پہلے سے مقرر شدہ مقدار کے مطابق بڑھتا چلا جاتا ہے جس کو آج کے دور میں Interest کہتے ہیں اور اس کا ادھار دی ہوئی رقم کی کمی یا زیادتی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ اور اس کی ممانعت حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی آخری قرانی آیتوں میں کردی گئی (قران ۲۷۸-۲ سے لے کر ۲۸۱-۲)۔ اور ہدائیت کردی گئی کہ سود پر کی گئی لین دین سے جو رقم باقی بچ گئی ہے اس کو چھوڑ دیں۔ اور پھر یہ ہدائیت بھی آ گئی کہ وہ مؤمنین جو اس حکم پر عمل پیرا ہونگے وہ صرف اس رقم کے حقدار ہونگے جو ادھار دی ہوئی رقم سے بغیر سود کے بچ رہی ہو۔ (قران۔ سورہ بقرۃ۔ آیت نمبر۔ ۲۷۸)۔ دراصل قران ایسے کسی لین دین کو جو سود کی بنیاد پر ہو، تجارتی لین دین سے خارج قرار دیتا ہے۔ ایسا سودا قران کے نزدیک تجارت نہیں ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالٰی نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے۔ اس لئے کہ سود تجارت نہیں ہے۔ تمام تجارتی لین دین ایک محفوظ اور آزاد تجارتی ماحول میں ہونا چاہیئے۔ اور ایسے آزاد کاروباری فضاء میں اصولی طور پر منافع کا امکان ہوگا تو نقصان کا احتمال بھی ہوگا۔ ربا کی صورت میں ایسی صورت حال سے کنی کاٹ کر نکل جایا جاتا ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ خطرے کو کم کردیا جائے اور نقصان کے تمام خدشات کو نکال دیا جائے اور صفر کردیا جائے۔ یہ تو ناانصافی ہوئی کیونکہ ایسی کاروباری فضا نہ تو آزادانہ ہوگی اور نہ ہی منصفانہ۔ اگر معاہدہ کے ایک فریق کو تمام نقصان سے مکمل تحفظ حاصل ہو جائے تو دوسرا فریق لامحالہ تمام نقصان اور خسارے کے خطرے کو برداشت کرے گا۔ اس طرح دولت مستقلاً پہلے فریق کی طرف منتقل ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گی۔ اور دوسرا فریق صرف گھاٹے کو برداشت کر رہا ہوگا۔ اور گھاٹا بھی وہ جو اسکا اپنا بھی ہوگا اور دوسرے فریق کا بھی ہوگا۔ آج کی معاشی دنیا میں یہ ہی ہو رہا ہے۔ انقلاب فرانس میں عیسائی چرچ کی شکست کے بعد پورے یورپ نے ربا کے اصولوں پر مبنی معیشت کو قبول کر کے اس نظام کو تقویت دی ہے۔

آج بینکوں اور دیگر ادھار دینے والے معاشی اداروں کے درمیان سود کی شرح میں کمی بیشی کی جو دوڑ لگی ہوئی ہے وہ اس بات کی گواہی نہیں ہے کہ تجارتی ماحول بڑا آزاد اور منصفانہ ہے بلکہ درحقیقت یہ کرائے کے مختلف قاتلوں کے درمیان ریٹ کی کشمکش کے مترادف ہے۔ تمام بینک غریبوں کی آبادی سے دور ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ بینکوں کو غریبوں کو ادھار دینے سے کوئی غرض نہیں۔ اگر یہ غریبوں کے ساتھ سودا کریں تو انہیں خسارہ بھی قبول کرنا پڑے گا مگر یہ لوگ تو گھاٹے کا سودا نہیں کرتے اسی لئے تو یہ لوگ جب ادھار دیتے ہیں تو اس بات کو سب سے پہلے یقینی بناتے ہیں کہ نقصان کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔

جب معاشرے کا معاشی نظام ربا پر مبنی ہوگا تو پھر معاشرے کے تمام امیر ہمیشہ امیر ہی رہیں گے۔ کیونکہ وہ اپنے کاروبار سے خسارے کے تمام دھڑکے کو مکمل طور پر ختم کر دیتے ہیں اور دوسروں کے مال سے اپنی دولت میں لگاتار اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ اب یہ دوسرے لوگ خواہ غریب نہ ہوں مگر ان امیروں کی Risk free پالیسیوں کی بدولت ان کی زد میں آ کر تمام کاروبری نقصان کا بوجھ خود اپنے کاندھوں پر اٹھا لیتے ہیں اور یوں امیروں کو اور امیر بننے میں مدد دیتے ہیں۔ اور یہی خطرے سے محفوظ سرمایہ کاری دراصل قانونی چوری ہے۔ اور اسی کی بدولت غریبوں کی تعداد میں لگاتار اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ غریب رفتہ رفتہ افلاس کی حدیں پار کرتے ہیں اور غربت خود انتہائی پستی میں چلی جاتی ہے۔ رسالت مآب ﷺ نے جب فرمایا تھا کہ جو غربت کی انتہائی پستی میں چلا جائے اسکا اللہ پر سے ایمان ختم ہو جاتا ہے تو اس ارشاد کا مطلب یہ ہی تھا۔ ربا کے اس تانے بانے سے بنے ہوئے آج کے معاشی نظام نے بنی نوع انسان کے ایک بہت بڑے گروہ کو مستقل افلاس میں مبتلا کر دیا ہے۔ دنیا میں لاکھوں کروڑوں بچے آج بھوک کا شکار ہیں اور موت کے منتظر ہیں کیونکہ ان کی حکومتیں ان قرضہ دینے والی دوسری مملکتوں کو اپنی ایک بہت بڑی رقم سود چکانے کے لئے دینے پر مجبور ہیں۔ لاکھوں بچوں کو صبح سے شام تک محنت مزدوری کرنی پڑتی ہے۔ کتنے ہی گاؤں ایسے ہیں جہاں ایک بھی کنواری لڑکی نہیں ملتی اس لئے کہ ان دوشیزاؤں کے والدین افلاس اور بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو گئے ہیں کہ اپنی لڑکیوں سے جسم فروشی کروائیں۔ اس صورت حال سے صرف عقل کے اندھے ہی ناواقف ہیں اور ان کو یہ نظر نہیں آرہا ہے کہ ربا کے اس گھناؤنے معاشی نظام نے دنیا کے ساتھ کیا کیا ہے اور کیا کرتا جا رہا ہے۔

کسی بھی صحت مند معاشی ماحول میں دولت پورے معاشرے میں مستقل گردش میں رہتی ہے۔ مگر جب ربا کا نظام قائم ہو تو دولت صرف امیروں کے گرد ناچتی ہے۔ آج کی دنیا اسی کے سحر میں گرفتار ہے جب کہ یہ سب کچھ اجزائے ترکیبی ہیں بغاوت، غنڈہ گردی، مار دھاڑ اور تشدد کے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ یہ مفلسوں کی غلامی کا نقطہ آغاز ہے۔ آج کی دنیا کے تقریبا ہر علاقہ کی معاشی صورت حال ایسی ہی ہے۔ اور ایسے میں جب اسلام یہ آواز اُٹھائے اور لوگوں کو اس معاشی غلامی سے نکالنے کی بات کرے تو میڈیا اسے مسلمانوں کی بنیاد پرستی کا نام دے دیتی ہے۔ اور دیکھیں تو یہ بھی بالکل واضح ہے کہ ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں ہوتا ہے۔اس لئے کہ آج میڈیا جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہے یہ وہی ہیں جنہوں نے ربا کا معاشی نظام ترتیب دیا ہے اور پوری دنیا کو اس میں جکڑ رکھا ہے۔شائد کہ یہ چھوٹا سا کتابچہ امریکی پڑھنے والوں کی (اور مسلم قاری کی بھی ۔۔۔۔مترجم) آنکھیں کھول دے اور ان کے اندر مزید معلومات حاصل کرنے کی لگن پیدا کردے۔آمین۔

اگر ہم حضور نبی کریم ﷺ کی احادیث کی طرف رجوع کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ربا کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں سود پر رقم کا لین دین صرف ایک قسم ہے۔بے شک رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ربا کی ستر شکلیں ہیں اور وہ سب کی سب آج کے معاشی نظام میں داخل ہو چکی ہیں۔

ربا کی مختلف اقسام

گو کہ حضور خاتمی المرتبت ﷺ نے ستر قسم کے ربا کا پتہ تو بتایا مگر جناب نبی اکرم ﷺ نے ان کی مختلف اقسام کی تفصیل نہیں بتائی۔شارح اعظم ﷺ نے ربا کی ان مختلف اقسام میں سے صرف چند کی نشاندہی کردی ہے۔اس سے یہ مطلب اخذ کیا جاسکتا ہے کہ دنیا میں ربا کی بیشمار قسمیں رائج ہیں اور یہ ہر دور کے علمائے اسلام کا فریضہ ہے کہ وہ اللہ کے احکام اوامر ونواہی کی روشنی میں انکا جائزہ لیں اور ربا کی ان تمام اقسام کو بے نقاب کردیں جن کا حضور ﷺ نے تذکرہ نہیں کیا شائد اس لئے کہ ان کے پاک دور میں ان اقسام کا ابھی ظہور نہیں ہوا تھا مگر آج کے دور میں وہ پورے آب وتاب اور زور وشور سے ظاہر ہوگئی ہیں اور رواج پا گئی ہیں۔آئے درج ذیل میں ہم ربا کی ان اقسام کا جائزہ لیں جو شارح برحق ﷺ ہمیں بتا گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ بیع مؤجل (ادھار لین دین)

کچھ کاروباری معاملات میں حضور پاک ﷺ نے ادھار لین دین کو منع کر دیا اس لئے کہ ان میں ربا کی دخل اندازی ہے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے منقول ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا ہے" ادھار میں ربا ہے"۔ اسی طرح ایک دوسری روایت میں مروی ہے کہ" اگر ادائیگی ہاتھ کے ہاتھ اسی وقت ہو تو اس میں ربا نہیں ہے۔" (بخاری و مسلم)
مثال کے طور پر ایسا لین دین اس وقت ہوگا جب یہ کسی جانور کے بدلے دوسرے جانور کی فروخت ہو۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ نے روایت کیا کہ" حضور علیہ السلام نے ایسے جانور کو جانور کے بدلے فروخت کرنے سے منع کر دیا جس کی ادائیگی کچھ عرصہ بعد کی جائے۔"

(ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

ایسے کاروبار کے منع کرنے کی ایک وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اس میں جانور کی موت یا بیماری یا ایسی ہی کوئی اور ناگہانی چیز کے ہونے کا احتمال پایا جاتا ہے۔ اور ایسی کسی چیز کے واقع ہونے سے دونوں کاروباری فریقوں کے درمیان اختلاف پیدا ہونے کا امکان موجود ہوتا ہے۔ ادھار کے سودے کو منع کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر ایک فریق بروقت ادائیگی نہ کر سکے تو دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف بھی پیدا ہو سکتا ہے اور معاملات بگڑ سکتے ہیں۔ لاطینی امریکہ میں زرعی زمینوں کے سفید فام مالک ان انڈین ہاریوں کو ادھار لینے کی ترغیب دیتے ہیں اور پھر جب غریب ہاری ادائیگی نہ کر سکے تو اس کو مفت کام کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ Latifundia یعنی لاطینی امریکہ کی زرعی معیشت لوگوں کو اسی چکر میں پھانس کر پروان چڑھائی گئی۔

ہم نے نیویارک میں اپنے چار سالہ قیام کے دوران سب سے بہترین بیان جو سنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ٹریسی رِگس کا تھا جو افریقن امریکی ہے اور نیو جرسی کی ماریسن جیل میں قید تھا۔ اس نے کہا تھا کہ " ادھار غلامی کی طرف واپسی کا پہلا قدم ہے۔" شائد وقت کے دھارے میں کسی وقت وہ اپنے بیان کئے ہوئے اس جملہ کو اس کتابچہ میں پڑھ لے اور اس وقت کو یاد کرے جب اس نے یہ الفاظ کہے تھے۔ اس جیل میں ہماری ہفتہ وار تبلیغ 'اسلام میں آزادی کے نظریہ' کے متعلق تھی اور جس کا اثر یہ ہوا کہ اس جیل خانہ کے ایک سو سے زیادہ مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کرلیا۔ الحمدُ للہ۔ تمام تعریفیں صرف اللہ سبحانہ وتعالٰی کے لئے ہیں۔

ربا کا نظام ادھار کو قبول کرنے اور اس کو سہارنے والے افراد کو از خود تخلیق کرتا ہے اور ان کو پروان چڑھاتا ہے۔ اس کی کوششوں سے ایسے لوگ سامنے آتے ہیں جو یا تو "اچھے مقروض" ثابت ہوں یا پھر "برے مقروض" کی شکل میں سامنے آئیں۔ یہ نظام اپنے جال میں پھنسے لوگوں کو اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ سر توڑ کوشش کر کے اپنا ریکارڈ سیدھا رکھیں اور ادائیگیاں بروقت کرتے رہیں۔ ادائیگی نہ کر سکنے والے مقروضوں کو شدید سزا دی جاتی ہے اور یوں یہ عمل جاری وساری رہتا ہے۔ ایسا شخص جس نے سود پر کبھی ادھار نہ لیا ہو اس نظام کے تحت اسکا کوئی ریکارڈ نہ ہو تو اس کو مشکوک اور انتہائی گھٹیا نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

بیع مؤجل پر مزید وضاحت

بیع مؤجل ایک ایسا کاروباری معاملہ ہے جس میں ادائیگی مؤخر کردی جاتی ہے یعنی خرید وفروخت کا معاہدہ تو ہو جاتا ہے مگر پیسوں کی ادائیگی ایک خاص مدت تک کے لئے روک لی جاتی ہے۔ مگر اس میں ربا نہیں ہوتا ہے۔ حضور اقدس نبی برحق ﷺ نے خود ادھار پر غلہ خریدا۔ (نیچے دی ہوئی حدیث دیکھیں)۔ یہ عمل ربا نہیں تھا۔ یہ بات انتہائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کہ ہم اس بات کو وضاحت سے سمجھ لیں کہ آپ ﷺ کا یہ عمل یعنی بیع مؤجل آج کے دور کے ادھار یا کریڈٹ کے مماثل نہیں تھا بلکہ اس سے بہت مختلف تھا۔اس لئے کہ اس خرید وفروخت میں مندرجہ ذیل چیزیں بہت واضح ہیں

ا۔ اس معاملہ میں ادھار ہونے کی وجہ سے قیمت کے زیادہ ہوجانے کا کوئی حصہ نہیں تھا۔اور پھر یہ کہ

ب۔ ادھار کا یہ سودا کسی ایسی چیز کے رہن رکھ دینے کی ضمانت کے ساتھ جڑا ہوا تھا جس کی قیمت ادھار کی رقم کے برابر تھی ۔ایسی صورت میں اگر ادھار لینے والیے کی موت واقع ہو جاتی ہے تو وہ مقروض نہیں مرے گا اور اس کی رہن رکھی ہوئی چیز اس کے قرض کی ادائیگی کا ذریعہ بن جائیگی ۔اور سوئم یہ کہ

ج۔ جس چیز کا سودا ہوا ہے وہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کسی وجہ سے مستقبل میں کسی جھگڑے کی بنیاد بن جائے۔(جیسے آم کی فصل کا کاروبار جس میں ابھی آم تیار نہ ہوا ہو۔)

اسی وجہ سے حضور پاک ﷺ کے اس بیع مؤجل میں کوئی ربا نہیں تھا۔ہم اس حدیث مبارک میں دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ خود رہن کی بنیاد پر ادھار کا کاروبار کرتے ہیں۔" ام المومنین حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ ادھار لیا کہ ادائیگی بعد میں کرینگے اور اس کے عوض اپنی زرہ رہن رکھ دی۔(بخاری ومسلم) اور انہوںؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ جب آپ جناب ﷺ کا وصال ہوا اس وقت آپ کی زرہ اس یہودی کے پاس ۳۰ صاع کے عوض رہن رکھی ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی"۔(صاع وزن کا پیمانہ ہے)۔ (بخاری)

ادھار ایسی چیز ہے جس سے ڈرنا چاہئے۔کسی بھی مسلمان کو ہر ایسے ادھار سے بچنا چاہئے جس کی ادائیگی اس کے لئے ممکن نہ ہوتا وقتیکہ حالات بالکل بس سے باہر نہ ہو جائیں۔اور اگر ادھار ہو ہی گیا تو اس کی ادائیگی کو خواہ مخواہ ٹالنا نہیں چاہئے۔اگر صورت ایسی ہو کہ قرض دار قرض ادا نہ کرسکتا ہو تو قرض دینے والے کو چاہئے کہ جو رقم قرض دار کے پاس ہو وہ اس سے لے لے اور بقیہ رقم کو معاف کردے۔اور ممکن ہو تو قرض دار کو مزید مہلت دے دی جائے۔تورات میں قرض کی واپسی کی مدت ستر برس مقرر کر دی گئی تھی۔تورات میں اس حد کے مقرر ہونے کے بعد بھی آج اس میں ایک دوہرے معیار کی گنجائش موجود ہے۔تورات کا کہنا ہے کہ " ہر سات سال بعد تو چھٹکارا دیا کرنا۔اور چھٹکارا دینے کا طریقہ یہ ہو کہ اگر کسی نے اپنے پڑوسی کو قرض دیا ہو تو وہ اسے چھوڑ دے اور اپنے پڑوسی سے یا بھائی سے اس کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ خداوند کے نام سے اس چھٹکارے کا اعلان ہوا ہے"۔ (استثناء۔باب نمبر ۱۵۔آیت نمبر۔۱)

۔۔۔اور اگر غیر یہودیوں کے ساتھ معاملہ ہو تو، "پردیسی (یعنی وہ جو یہودی نہ ہو) سے تو اس کا مطالبہ کرسکتا ہے پر جو کچھ تیرا تیرے بھائی پر آتا ہو تو اس کی طرف سے دست بردار ہو جانا"۔ (استثناء۔باب نمبر۔۱۵۔آیت نمبر۔۱)

اور پھر سامراجی معاشی نظام کے لئے یہ کہہ کر راہ ہموار کر دی گئی، "کیونکہ خداوند تیرا خدا جیسا اس نے تجھ سے وعدہ کیا ہے تجھ کو برکت بخشے گا اور تو بہت سی قوموں کو قرض دے گا پر تجھ کو ان سے قرض نہیں لینا پڑے گا اور تو بہت سی قوموں پر حکمرانی کرے گا پر وہ تجھ پر حکمرانی نہیں کرنے پائینگی"۔ (استثناء۔باب نمبر۔۱۵۔آیت نمبر۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس کسی نے بھی تورات میں تحریف کی اور یہ سب خرافات اس میں شامل کردی ہیں اس کا حامی و مددگار یقیناً شیطان مردود ہوگا۔ اس طرح کے الفاظ ضرور بالضرور شیطانی احکامات ہی ہوسکتے ہیں۔ جن خبیث روحوں نے یہ الفاظ لکھے انہوں نے ایک طرف پورے بنی نوع انسانی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہودیوں سے نفرت کرنے کا سبق دیا تو دوسری طرف یہودیوں کی تباہی و بربادی کا بیج بھی بو دیا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ یہودی علماء سیدنا حضرت ابراہیم علیہا السلام کی پاک و صاف شریعت کو اور جو حق سیدنا حضرت موسیٰ علیہا السلام پر نازل ہوا اس کی تحقیق کے ذریعہ سے واپسی ممکن بنائیں۔ ان دونوں اولوالعزم پیغمبروں پر جو سچائی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی اسکا وجود آج پوری دنیا میں ماسوائے قران مجید فرقان حمید اور سیدنا ونبینا حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کی تعلیمات اور سنت مطہرہ کے علاوہ اور کہیں نہیں۔

۲۔ ربوا النسیئہ۔ یعنی ادھار کی صورت میں اشیا کی قیمت میں اضافہ۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ نے روائیت کیا کہ حضور علیہا السلام نے فرمایا کہ "لین دین میں کوئی ربا نہیں سوائے نسی یعنی انتظار کے۔" ربا کی یہ شکل مکہ میں بہت عام تھی۔ اسکا بنیادی اصول یہ تھا کہ اگر آپ کو اپنے پیسوں کی وصولی کا انتظار کرنا پڑے تو آپکو حق ہے کہ آپ کو زیادہ پیسے ملیں۔ مقروض اگر وقت مقررہ تک قرض ادا نہ کرسکتا تھا تو اس کی واپسی کی مدت میں اضافہ کردیا جاتا اور اس کے ساتھ ہی اسکے ذمہ واجب الادا رقم میں کچھ اضافہ کردیا جاتا تھا۔

اگر سرمایہ وقت کے گزرنے کے ساتھ خود بخود بڑھ جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ روپیہ نے ازخود اور روپیہ پیدا کرلیا۔اس کے لئے کسی محنت کی ضرورت نہیں پڑی۔اس طرح اس قسم کے معاشی نظام میں دولت طاقت کے پہلو بہ پہلو آجائے گی اور دولت کی حاکمیت قائم ہو جائے گی۔یوں انسانی محنت اور مزدوری کی قیمت کم ہوتی چلی جائے گی یہاں تک کہ مزدور سرمایہ دار کا غلام ہوجائے گا۔آج کا زمانہ اسی ماحول کی عکاسی کر رہا ہے۔بھوک اور افلاس سرمایہ داروں کو یہ موقع فراہم کرے گی یہ طبقہ مزدوروں پر پوری شدت سے اپنے پنجے گاڑ دے اور جیسے بادشاہوں کے دور میں امراءاور نوابوں کو جو قانونی اختیارات حاصل تھے اس سے کہیں زیادہ سختی سے ان پر عمل درآمد ہوگا اور بھوک اور افلاس سے مارے ہوئے لوگ غلامی کی زنجیروں میں اس شدت سے لپیٹ دئے جائیں گے کہ پرانے وقتوں کی کاشتکاری اور غلامی کے نظام سے بھی زیادہ براحال ہوجائے گا۔ان ہی حالات کے پیش نظر حضور اکرم نبی برحق شارح اعظم ﷺ نے پیشگی اطلاع دے دی اور فرمایا کہ افلاس انسان کے ایمان کو ختم کر دیتا ہے۔غور کریں تو آج کے دور میں ادھار کی واپسی کی صورت میں، زر میں اضافہ کا اصول پورے سامراجی معاشی نظام پر چھایا ہوا ہے۔

مرابحہ۔(منافع پر سودا بیچنا)

ہر وہ کاروباری لین دین جو منافع دینے کا ذریعہ بنے وہ مرابحہ کے ضمن میں آتا ہے۔آج پوری دنیا میں اسلامی بینک اس کوشش میں مصروف ہیں کہ ربا سے کسی طرح کنی کترا کر نکل جائیں اور ایک ایسا نظام وجود میں آجائے جس کو وہ بزعم خود مرابحہ کہتے ہیں۔وہ یہ کرتے ہیں کہ بازار سے ایک چیز نقد خرید لیتے ہیں اور پھر بازار سے زیادہ قیمت مقرر کرکے اسے دوبارہ ادھار میں بیچ دیتے ہیں۔انکی منطق یہ ہے کہ اس قیمت فروخت پر چونکہ دونوں پارٹیاں باہمی طور پر رضامند ہیں اور ایک معاہدہ ہوگیا ہے اس لئے یہ حلال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔فرض کریں کہ بینک ۱۵۰۰۰روپیہ نقد میں ایک چیز خریدے اوراسی وقت اس کو بازار میں ۲۵۰۰۰روپیہ میں بیچنا چاہے تو بازار میں کھلبلی مچ جائے جائے گی۔کوئی سمجھ دار شخص پندرہ ہزار کی چیز کو پچیس ہزار میں نہیں خریدے گا۔مگر جب کوئی اس سودے کو ادھار کے بدلے میں لے گا،تو اس کی وجہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگی کہ پیسے بعد میں ادا ہونگے، اس لئے وقت میں اضافہ کی وجہ سے پیسوں میں بھی اضافہ ہوا۔اب اس صورت میں یہ ہوا کہ وقت گزرنے کے ساتھ پیسوں نے خود اپنے لئے پیسے پیدا کر لئے۔اور یہ اضافہ حضور پاک ﷺ کے دور کے ربا النسیہ سے الگ کوئی اور چیز نہیں ہوگی۔دراصل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے رو سے یہ خالص ربا ہے۔ وہ تمام مسلمان جو اس غلط مرابحہ کے چکر میں گرفتار ہیں انہیں اللہ سے ڈرنا چاہئے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے باز آجانا چاہئے۔

۳۔ ربا الغرر۔نیلام میں جھوٹی بولی

کسی نیلام میں مصنوعی طریقہ سے بولی لگا کر قیمت میں اضافہ کردینے کو ربا الغرر کہتے ہیں۔حضرت عبداللہ بن عوفؓ سے روائیت ہے کہ حضور نبی اقدس ﷺ نے فرمایا ''نجش (یعنی وہ شخص جو ایجنٹ کے طور پر نیلامی کے دوران قیمت بڑھانے کے لئے بولی دے)ربا میں گرفتار ہے۔'' (بخاری)

۴۔ دھوکہ دہی کرنا۔

غرر کی بنیاد پر بازار کی قیمتوں پر تبدیلی پیدا کرنا تاکہ ناجائز منافع حاصل کیا جائے۔حضرت عاص بن مالکؓ نے روایت کیا کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ ''مسترسل (یعنی ایسا آدمی جس کو بازار کی قیمتوں سے واقفیت نہ ہو)اس کو دھوکہ دینا ربا ہے۔ (بیہقی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ" حضور رسالت مآب ﷺ ایک مرتبہ اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گذرے اور جب آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس ڈھیر میں ڈالا تو ہاتھوں میں نمی آگئی۔ انہوںؐ نے غلہ کے مالک سے اس نمی کے بارے میں استفسار کیا کہ کیسے آگئی؟۔ مالک نے بتایا کہ بارش میں بھیگنے کی وجہ سے۔ تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تو نے اندر والے غلہ کو اوپر کیوں نہ کر دیا تا کہ لوگ دیکھ لیتے کہ یہ گیلا ہے۔ وہ جو کاروبار میں دھوکہ دے وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔" (مسلم)

حضرت واثلہ بن الاصقیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ " اگر کوئی شخص کسی نقصان دار چیز کو اس کا نقص بتائے بغیر فروخت کرے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں رہتا ہے" یا "فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں"۔ (ابن ماجہ)

ہمارے قاری کو یہ اندازہ بھی ہوگا کہ آج کی دنیا میں اصلی پیسوں کے مقابلے میں نقلی پیسوں کو رواج دے دیا گیا ہے۔ اصلی کرنسی میں دراصل کرنسی کے اندر ہی اسکی قیمت پوشیدہ ہوتی ہے جیسے کہ سونے کا سکہ۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ دنیا کی کسی حکومت نے کبھی سونے کی قیمت میں کمی کی ہو۔ جب اصل کرنسی کو نقلی کاغذی کرنسی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے تو پھر خواہ امریکی ڈالر ہی کیوں نہ ہو وقت کے ساتھ اس کی قیمت میں کمی کر دی جاتی ہے۔ (اس کی مزید تفصیل کے لئے دیکھیں مصنف کی تحریر کا ترجمہ بہ عنوان "درہم و دینار، مستقبل کے اسلامی سکے"۔ اردو ترجمہ از ابو عمار سلیم)۔ اس طرح غریب عوام کی دولت لوٹ لی جاتی ہے۔ یہ ربا ہے۔ (قرآن پاک کی آیات ۶۲:۱۸۳۔ ۸۵:۱۱۔ اور ۸۵:۷، ملاحظہ کریں)

۵۔ ذخیرہ اندوزی۔

اگر اجناس یا دیگر مال کو اس خیال سے ذخیرہ کر لیا جائے کہ بازار میں ان اشیاء کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنوعی قلت ہو جائے۔ یوں آزاد تجارت کو اپنی خواہش کے مطابق موڑ دیا جاتا ہے۔
حضرت معمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "اگر کوئی مال ذخیرہ کرلے تاکہ قیمتوں میں اضافہ ہو جائے، تو وہ گناہ گار ہے"۔ (مسلم)
حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "وہ جو مال بیچنے کے لئے بازار میں لائے اس پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور جو اس کو چھپالے تاکہ قیمت چڑھ جائے وہ ملعون ہے۔" (ابن ماجہ، دارمی)
حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اگر کوئی شخص غذائی اجناس کو چالیس دن کے لئے روک لے تاکہ قیمت زیادہ ہو جائے، اس نے اللہ سے قطع تعلق کرلیا اور اللہ نے اس سے دست برداری کرلی"۔ ذخیرہ اندوزی ایسے منافع کو جنم دیتی ہے جو کہ ناجائز ہے اس لئے یہ بھی ربا ہے۔

۶۔ اجارہ داری۔

یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ سے بازار کا مکمل کنٹرول حاصل کرلیا جاتا ہے۔ اور پھر قیمتیں اپنی مرضی سے مقرر کرنے کا کھلا اختیار مل جاتا ہے۔ اس طرح بازار کی قیمت میں اتار چڑھاؤ کا اختیار اجارہ دار کو ہوتا ہے اور بازار کی آزادانہ روش ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ عمل بھی ذخیرہ اندوزی کے زمرہ میں ہی آتا ہے۔ عوام کا پیسہ دھوکہ دہی کے ذریعہ سے چوس لیا جاتا ہے۔ اور یہ ربا ہے۔ اگر ہمارے ازلی دشمن شیطان مردود کا مقصد صرف ہم سے ہماری دولت کو چھین لینا ہوتا تو اور بات تھی۔ مگر اس کی چال تو اس سے بھی زیادہ گہری ہے۔ وہ تو اجارہ داری کے ذریعہ طاقت کا حصول چاہ رہا ہے۔ اور جب یہ طاقت اس کو مل جائے گی تو وہ اس کو اس طرح استعمال کرے گا کہ وہ نسل انسانی کو عملاً اپنا غلام بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے اور حضور نبی رحمت ﷺ کی امت مرحومہ کو ان ہی زنجیروں میں جکڑ لے۔

۷۔ قرض کی خرید و فروخت۔

یہ ایک ایسی خرید و فروخت ہے جس میں کسی قرضدار کے قرض کو ایک تیسری پارٹی خرید لیتی ہے اور پھر یہ قرض آگے کسی اور پارٹی کو بیچ دیا جاتا ہے۔اس کے بدلے میں قرض دار کے قرض کی واپسی کی مدت میں اضافہ کر دیا جاتا ہے مگر رقم میں کچھ اضافہ کے ساتھ۔اور یوں ادھار دینے اور خریدنے والی دونوں پارٹیاں اس اضافی رقم میں حصہ دار ہو جاتی ہیں جو وقت میں مہلت دینے سے حاصل ہوتی ہے۔

۸۔ سٹے بازی۔

یہ وہ کاروبار ہے جس میں کوئی شخص اناج، غلہ یا کوئی اور چیز اس امید پر خرید لیتا ہے کہ جلد ہی بازار میں اس کی قیمت میں اضافہ ہونے والا ہے۔اور جب قیمت چڑھ جائے تو فروخت کر کے بے تحاشہ دولت کما لے۔اسی طرح یوں بھی ہوتا ہے کہ جب قیمت گرنے کا اندازہ ہو تو اپنے پاس جو مال ہو اس کو جلدی فروخت کر دیا جائے اور قیمت گرتے ہی دوبارہ اسی مال کو کم قیمت پر خرید لیا جائے۔ایسا منافع کمانا غلط ہے کیونکہ اس میں نہ تو کوئی کوشش کی گئی ہے اور نہ ہی کسی محنت کا شمول ہے، بلکہ یہ تو صریحاً جوا ہے۔

وہ لوگ جو سٹے بازی کے بددیانت اور عیار بازی گر ہیں وہ اندر کی اطلاعات کے بل بوتے پر پھلتے پھولتے ہیں۔ان کو اندرونی خفیہ معلومات مل جاتی ہیں کہ عنقریب بازار میں کیا ہونے والا ہے اور اس کے مطابق عمل کر کے ڈھیروں منافع کا انبار لگا لیتے ہیں۔اور پھر اس میں ایسے ہی ہتھکنڈے بھی استعمال ہوتے ہیں۔اور دھوکہ وہی کی یہ واردات بڑی آسانی سے سمجھ میں بھی آجاتی ہے۔سٹے بازی حرام ہے۔یہ جوے کی نسبتاً ایک بہتر شکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ سٹے بازی میں نہ تو کوئی محنت ہے اور نہ ہی پیداواری کوشش کی عملداری۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ آج کے سرمایہ دارانہ معاشی نظام کا ساٹھ فیصد کاروبار صرف سٹے بازی کی بنیاد پر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا کی معیشت کا بڑا حصہ زیادہ منافع کمانے کی کوشش میں صرف جوے کے داؤ پر لگا ہوا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج مسلمان بھی اس جوئے کی لعنت میں مبتلا ہیں۔ مثلاً ملائیشیا کا نیا گارا بینک، اسی جوئے کی لعنت میں گرفتار ہو کر پانچ ارب امریکی ڈالر کا نقصان اٹھا چکا ہے۔

اندرونی خفیہ معلومات کے اوپر مبنی سٹے بازی خالصتاً رہا ہے۔

جب تجارت اور صنعت ایسی بنیادوں پر قائم ہوں جہاں سٹے بازوں اور سودی کاروبار کرنے والے ماہرین اندرونی خفیہ معلومات کے بل بوتے پر زمین اور فیکٹریوں میں خون پسینے کی محنت سے تیار شدہ مال کو اپنے شیطانی عیاری اور خباثت کے ذریعہ سٹے بازی میں الجھالیں تو وہ دولت جو نسلوں کی محنت سے حاصل ہوئی تھی ایک ہی دن میں انکے ہاتھوں میں منتقل ہو جاتی ہے۔

۹۔ حق اختیاری۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سٹہ ناکام ہو جائے۔ قیمت کے بڑھنے کا امکان تھا مگر ایسا ہوا نہیں۔ سٹے باز ایسا کبھی نہیں چاہے گا کہ ایسی کوئی صورت پیدا ہو جس میں اس کا پیسہ پھنس جائے۔ ایسی مشکل میں گرفتار ہونے سے بچاؤ کے لئے ایک نئی صورت نکال لی گئی۔ اس میں سٹے باز جو اناج یا غلہ یا اور کوئی چیز لینا چاہتا ہے تو اس کے مالک سے یہ حق حاصل کر لیتا ہے کہ سودا تو کر لیتا ہے مگر پوری ادئیگی کرنے کی بجائے کچھ بیعانہ دے دیا جاتا ہے اور یہ حق لے لیتا ہے کہ کچھ دنوں کے بعد مال اٹھائے گا اور پوری قیمت ادا کر دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اگر بازار کے بھاؤ اس کی مرضی کے مطابق ہوئے تو سودا پورا کرلے گا اور فوری فروخت کر کے منافع کمالے گا۔ اور اگر ایسا نہ ہوا اور نقصان کا اندیشہ ہو تو وہ اپنا حق اختیاری استعمال کرتے ہوئے سودا ختم کردے گا اور نہ مال اٹھائے گا اور نہ مزید ادائیگی کرے گا۔ ایسی صورت میں اس کو صرف اس معمولی رقم کا نقصان ہوگا جو اس نے بیعانہ ادا کرتے ہوئے دیا تھا۔

ایک آزاد اور منصفانہ تجارت میں قیمت میں اتار چڑھاؤ اللہ تبارک وتعالی کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے۔ اللہ رب کریم اس اتار چڑھاؤ کے ذریعہ معاشرہ میں دولت کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں گردش دیتا رہتا ہے۔ اوپر تذکرہ کئے ہوئے اختیار کو حاصل کرکے انسان اللہ رب العزت کی مرضی کے خلاف چلتا ہے اس لئے یہ حرام ہے۔

۱۰۔ رشوت اور بدعنوانی۔

ربا بعض اوقات رشوت کی شکل بھی اختیار کرلیتا ہے جو اس غرض سے دی جاتی ہے کہ کسی شخص یا ادارہ کی ہمدردیاں خریدی جاسکیں۔ ایک بہت بڑے انعام کی مثال لے لیں (جیسے پچاس ہزار امریکی ڈالر کا انعام) جو تیل کی دولت سے مالا مال ایک اسلامی ملک، جو امریکہ نواز بھی ہو، ایک بہت بڑے اسلامی عالم کو دینے کا اعلان کرے۔ اگر وہ مسلم اسکالر اس انعام کو قبول کرلے تو پھر وہ تو اس ملک کے زیر اثر آگیا اور اس کا غلام ہوگیا۔ اب اس ملک میں اس ملک کے لوگوں کو حکومتی ظلم واستبداد سے نجات دینے والی کوئی اجتماعی کوشش اور عوامی تحریک اٹھے گی یا عوام کو اسلامی شریعت پر ڈھالنے کا کوئی کام ہوگا تو وہ اسکالر حکومت کے خلاف ایسی کسی کوشش میں نہ حصہ لے گا اور نہ ہی کوئی بیان دے گا۔ اور یہ طرز عمل ہی تو دشمن کی فتح ہے جس کا اظہار وہ ان الفاظ میں برملا کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" ہماری کامیابی اس لئے بھی آسان ہوگئی کہ ہم جن لوگوں کو اپنا ہم نوا بنانا چاہتے تھے ، ہم ان کے سب سے حساس تار کو چھیڑتے رہے۔ یعنی لالچ، مال وزر کی ہوس، ضرورت اور آسائشوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ وغیرہ۔ اور پھر صرف یہ ہی چند چیزیں ان کے دماغ کو مفلوج کر کے ان کے جذبہ اور عمل کو اس شخص کے حوالہ کر دیتی ہیں جس نے ان کو خریدا ہے۔"

یہ الفاظ تھیوڈر ہرزل (Theodor Herzel) نے جو صیہونیت کا بانی ہے اپنی کتاب The Jewish State میں یہودیوں کے طرز عمل کے بارے میں لکھے ہیں۔

" جب ہم ڈوبتے ہیں تو ہم عام انقلابی عوام بن جاتے ہیں اور وقت کی انقلابی پارٹی کا ایک سرگرم رکن بن جاتے ہیں۔ اور جب ہم اقتدار حاصل کرتے ہیں تو ہمارے ساتھ ہماری دولت کی عظیم طاقت بھی اقتدار میں آتی ہے۔"

(بحوالہ Jewish Conspiracy and the Muslim World از مصباح اسلام فاروقی۔ مطبوعہ مصنف، کراچی ۱۹۶۷)

ربا کی سب سے خطرناک شکل کیا ہے؟

چونکہ اللہ رب العزت نے اپنے قرآن مجید میں ربا کی صرف ایک ہی قسم کا بیان کیا اس لئے لازم ہے کہ وہی قسم اپنے اندر ایسی حشر سامانیاں لئے ہوئے ہوگی جو بنی نوع انسان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی ہوگی۔ اور ربا کی وہ قسم ہے سود پر اُدھار دینا۔ اور حقیقتاً ربا کی یہی قسم ہے جس نے آج انسانیت کو اپنے زہریلے ترین پنجوں میں بڑی مضبوطی سے جکڑ رکھا ہے۔ اور شائد اس کی تباہ کاریاں اسلیئے بھی انتہائی شدید ہیں کہ انسان نے خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو قانونی حیثیت دے رکھی ہے۔

ربا اور آزاد تجارتی منڈی۔

ربا کی تعریف سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ربا ان تمام معاملات میں موجود ہے جو آزاد تجارتی منڈی اور اس کے اصولوں سے ہٹ کر چلے، یا ان کی خلاف ورزی کرے ، یا ان میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ آزادانہ تجارتی بنیادوں سے ہٹ کر جو لین دین ہوگا لازماً ایک ایسے راستہ کی طرف لے جائے گا جو تجارت اور کاروباری معاملات کو تباہ کر کے رکھ دے گا۔ اور ربا کا یہ کاروبار معاشی بدحالی، استحصال اور ظالمانہ استبداد کا راستہ ہموار کرے گا جو غربت، بھوک اور افلاس سے ہوتا ہوا غلامی کی دہلیز تک پہنچا دے گا۔

ستم ظریفی تو یہ ہے کہ مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام نے یہ تو بتا دیا کہ روسی اشترا کی نظام کی تجارت اس لئے نا کام ہوگئی کہ اس نظام میں تجارت آزاد بنیادوں پر استوار نہیں تھی۔ مگر انہیں یہ نظر نہیں آ رہا کہ آج کا سرمایہ دارانہ نظام بذات خود آزاد تجارتی ماحول پیدا کرنے اور اسے چلانے میں مانع ہے۔ بلکہ اس سرمایا دارانہ نظام نے چوروں اور لٹیروں کے لئے ایک محفوظ اڈہ مہیا کر دیا ہے جہاں سے بیٹھ کر وہ ایک ایسی قابل نفرت قانونی چوری میں مشغول ہیں جس کا تعارف شیکسپیئر نے اپنے ڈرامے میں شائیلاک یہودی ساہوکار کے کردار کے ذریعہ سے کرایا ہے۔ (The Merchant of Venice) ملاحظہ کریں۔

ہم نے اپنے اس مضمون میں آج کے ربا کی بنیاد پر چلنے والے معاشی نظام کے لئے بہت ہی سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر ہم عنقریب دیکھیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول برحق ﷺ نے اس سے بھی زیادہ سخت زبان استعمال کی ہے۔ اور ہم نے تو دراصل صرف وہ زبان استعمال کی ہے جو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے استعمال کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔" اور یسوع مسیح نے خدا کے ہیکل میں داخل ہو کر ان سب کو نکال دیا جو ہیکل میں خرید وفروخت کر رہے تھے اور صرافوں کے تختے اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں الٹ دیں اور ان سے کہا، "لکھا ہے کہ میرا گھر دعا کا گھر کہلائے گا مگر تم اسے ڈاکوؤں کی کھوہ بناتے ہو۔"

(متیٰ کی انجیل ۔باب نمبر ۲۱۔آیت نمبر ۱۲۔اور ۱۳)

آزاد اور منصفانہ تجارتی منڈی کے قیام کیلئے مندرجہ ذیل امور انتہائی اہم ہیں،

- منڈی میں رسائی کی آزادی
- منڈی میں مقابلہ کی آزادی
- منڈی کو یہ اختیار حاصل ہو کہ وہ خود قیمت مقرر کرے اور پہلے سے قیمت مقرر کرنے کا رواج نہ ہو
- لین دین کے لئے کسی خاص کرنسی یا کاغذی نوٹوں کے استعمال کی پابندی نہ ہو
- بازار میں کسی بھی چیز کو تیار کر کے منڈی میں فروخت کرنے کی آزادی حاصل ہو
- بازار میں ہر چیز کو فروخت کرنے کی آزادی ہو
- بازار میں کسی بھی چیز کو خرید نے کی آزادی حاصل ہو (البتہ مسلمانوں کے زیر انتظام منڈیوں میں حرام چیزوں کی تجارت اور خرید و فروخت پر پابندی ہوگی)
- اپنا سامان تجارت بازار کی موجودہ قیمتوں کے مقابلہ میں سستا یا مہنگا بیچنے کی آزادی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بازار میں دھوکہ دہی اور فراڈ کی روک تھام کا انتظام ہو
- بازار کو چھوڑ کر اور اس کے مسلمہ اصولوں کے برخلاف (مثلاً سود پر خرید وفروخت) کرنے کی پابندی ہو
- چوری اور فریب کی تجارت پر پابندی ہو

اس حقیقت کا اندازہ کرنے کے لئے کہ آج کی دنیا میں آزادانہ اور منصفانہ تجارتی منڈی کا کہیں کوئی وجود نہیں آج کے دور کا ایک تجارتی معاہدہ (GATT) General Agreement of Trade and Tariff کا جائزہ لیا جائے جو دنیا کی تجارت چلانے کا ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے، وہ کاغذی کرنسی نوٹ کے بین الاقوامی نظام اور سودی بینکاری کی بنیادوں پر رائج ہے۔ ایک آزادانہ اور منصفانہ تجارتی منڈی کا قیام اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک کہ ربا کی ہر شکل سے مکمل طور پر تحفظ اور ان پر پابندی کا قانون نہ ہو۔ ان قوانین کی سختی کے ساتھ بلا امتیاز روا رکھی جائے اور انحراف کی صورت میں سخت سزا کا خوف ہی غلط کام کو روک سکتا ہے اور ایسا نظام اور تحفظ صرف اور صرف اسلام کے پاس ہی ہے۔

ربا کے حکم امتناعی کی اہمیت کے بارے میں اگر بالکل سطحی علم بھی ہو تو یہ بات بہت واضح طور سے سامنے آتی ہے کہ ''اسلام میں ربا کی ممانعت کے ذریعہ ایک آزاد اور منصفانہ تجارتی ماحول کو نہ صرف یہ کہ پیدا کیا جائے بلکہ اس کو پھلنے پھولنے کا موقعہ بھی فراہم کیا جائے۔'' اور اسی تناظر میں آج کی دنیا کو اسلام کے احکامات سزا کو بھی دیکھنا چاہیے۔ چوری کی سخت ترین سزا اور اس پر انتہائی سختی سے عملداری ہی اس قبیح حرکت سے روکنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ''جب ایک چور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور علی صاحب الصلوٰۃ والتسلیم کے سامنے لایا گیا تو آپ نے اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا دلوائی۔ جو لوگ اس کے ساتھ آئے تھے کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں امید نہیں تھی کہ آپ اس کو اتنی سخت سزا دیں گے۔ حضور نبی برحق ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ ؓ اس کی جگہ ہوتی تو بھی میں یہی سزا دیتا''۔ اسلام میں چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹ دینے کا عمل اس قدر سخت سزا ہے کہ چوری کو روکنے کی اس سے بہتر سزا ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اگر یہ سزا عام ہو جائے تو نیو یارک کے وال سٹریٹ کے بہت سے لوگوں کے ہاتھ تو کٹ جائیں گے مگر جو چوری وہاں ہو رہی ہے وہ ضرور رک جائے گی۔ (یاد رہے کہ شیخ عمران حسین اُس وقت نیو یارک میں رہائش پذیر تھے۔ مترجم)

مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مغربی سرمایادارانہ معاشرہ جس شدت سے اسلامی نظام کے خلاف بول رہا ہے اور اس کی دھجیاں بکھیرنے کی کوشش کر رہا ہے اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کے اندر ایک خوف پرورش پا رہا ہے کہ اسلام کا نظام عدل ان کے ربا کے اصولوں کے اوپر پروان چڑھائے ہوئے معاشی نظام کو ملیامیٹ کر دے گا اور چوروں اور لٹیروں کا یہ نظام جس وقت زمین بوس ہوگا تو اس کے لئے کچرے کے ڈھیر کے علاوہ اور کوئی جگہ نہیں ہوگی۔

ہمارے اس کتابچہ کے بعد آنے والا میرا کام انشاء اللہ ربا کی بہت سی اقسام پر سے پردہ اٹھائے گا جو کہ آزادانہ تجارت کے قیام میں شدید رکاوٹ ہیں۔ ربا کو بہر صورت کاروبار اور تجارت کے لئے لعنت کے طور پر پہچان لیا جائے گا جس نے ایک منظم طریقہ سے تجارت کے تمام منفعت اور فائدوں کو مکمل طور سے تباہ و برباد کر رکھا ہے۔ ربا کے اندر چھپے ہوئے نقصانات اور ناانصافیاں بہت زیادہ اور انتہائی خطرناک ہیں۔ یہ معاشرتی یگانگی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی چارہ کو تیرہ و تار کر کے آپس کی نفرتوں کو بڑھا کر افراتفری اور تشدد کی راہ ہموار کرتا ہے۔اوراسی لئے قران مجید فرقان حمید نے ان تمام چیزوں کوفتنہ قرار دیا ہے۔

قرض کی ادائیگی کے وقت کچھ زائدرقم کی ادائیگی

قرض دار جب قرض کی واپسی کرر ہا ہوتو اصل رقم کی ادئیگی سے اوپر کچھ اوررقم ادا کرسکتا ہے۔اور یہ فالتو رقم جو دی جائے گی وہ رضا کارانہ طور پر دی جائے نہ اس کا کوئی مطالبہ ہو اور نہ اس کو ادھار سے ملانے کا شروع سے ہی کوئی معاہدہ ہو اور نہ تذکرہ۔ایسی صورت میں یہ فالتو رقم ربا میں شامل نہیں ہوگی۔اس اضافی ادائیگی کا ثبوت ہمیں حضور علیہ السلام کی حدیث سے بھی ملتا ہے۔حضرت جابرؓ نے روائت کیا کہ'' میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہواتو اس وقت آپ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔انہوں نے مجھے دو رکعت نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔میں نے ایسا ہی کیا اورخدمت اقدس میں حاضر ہواتو آپ ﷺ نے مجھے وہ رقم لوٹائی جو آپ نے قرض لی تھی اوراس پر کچھ اضافہ بھی کیا۔'' (بخاری)۔معلوم ہوا کہ اصل رقم سے زیادہ کی ادائیگی کو ربا سے اسی وقت مماثلت ہوگی جب یہ اضافی رقم ادھار دینے کے وقت معاہدہ میں شامل ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مروجہ سود ربا ہے؟

سود کس حد کے بعد ربا ہو جاتا ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ بقرہ آیت ۲۷۸ میں ان لوگوں کو جنہوں نے سود پر رقم دے رکھی تھی خطاب کرتے ہوئے حکم دیا کہ وہ اس سے دست بردار ہو جائیں۔ ایسے لوگ جو اس حکم کو مانیں اور اپنے گذشتہ عمل پر شرمندہ ہوں اور معافی مانگیں تو اللہ نے اعلان کیا کہ انہیں صرف اس رقم کو قبول کرنے کا حق ہے جو اصل زر میں سے باقی رہ گئی ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسا کچھ نہیں کہا کہ اصل زر کے ساتھ کسی قسم کا معاوضہ بھی ملے گا۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سود تھوڑا ہو یا زیادہ (ایک فیصد ہو یا پچیس فیصد) ہر حال میں یہ اضافہ ربا ہو گا اور یہ منع ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کہ شراب، کہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ، اسلام میں یہ ممنوع ہے۔ اس میں کمی زیادتی کی کوئی شرط نہیں اور یہ کلیتاً حرام ہے۔

آج کے دور کے مسلمان ان نام نہاد علماء کی وجہ سے ایک مخمصہ میں گرفتار ہیں جنہیں اس بات کا ادراک نہیں ہے کہ جدید بینک میں رائج منافع خالصتاً سود ہے۔ حالانکہ جن لوگوں نے حضور اکرم کی بتائی ہوئی تفصیل کا مطالعہ کیا ہے ان کے لئے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ربا کی کیا تعریف ہے۔ ان علماء کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو قران کا ٹیچر اور ہادی بنا کر بھیجا ہے۔ ان علماء کو یا SAMA (Saudi Arabian Monetary Agency) کو نہیں۔ SAMA کا ادارہ اپنی سعودی حکومت کا پٹرول سے کمایا ہوا زرمبادلہ مغربی بنکوں میں رکھتا ہے جو سب کے سب اسلام کے دشمن ہیں اور یہودی بینکر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ یوسف علی جو اپنی خوبصورت انگریزی میں قران مجید فرقان حمید کے ترجمہ اور تشریح کے لئے بہت مشہور ہیں، بر سر عام اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ قدیم و جدید علماء کی ربا کی تعریف سے اتفاق نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "میں تو ربا کی جو تعریف قبول کرونگا وہ یہ ہوگی کہ ایسا ناجائز منافع جو جائز اور حلال چیزوں کی تجارت، سونے اور چاندی کے اوپر ادھار، کھانے پینے کی اشیا جیسے گندم، جو، کھجور اور نمک وغیرہ (اور وہ چیزیں جن کی تفصیل خود حضور پاک ﷺ نے عطا کی ہے) کی تجارت سے نہ ہو۔ میں اس کی تعریف اس طرح کروں گا جس میں تمام ناجائز منافع اندوزی شامل ہو مگر اس میں آج کے دور کے بینک کے تخلیق کردہ معاشی ادھار یعنی Economic Credit کو شامل نہیں کرونگا۔" (دیکھئے استفسار۔ نوٹ نمبر۔۳)

عبداللہ یوسف علی (اللہ ان پر رحم کرے) یقیناً زبردست غلطی پر ہیں۔ قران پاک نے ربا کی ایک شکل کو ناجائز منافع کی شکل میں واضح کیا ہے مگر ربا کو نہ تو قران نے اور نہ ہی شارح اعظم ﷺ نے غیر معمولی اضافہ کے طور پر بیان فرمایا دراصل سود ان تمام مادی فائدوں پر محیط ہے جو ادھار دئے ہوئے اصل زر سے اوپر ہو اور ادھار دینے والا مقروض سے بہ وجہ قرض کے حاصل کرے۔ بینک کسی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے قرض نہیں دیتے اور نہ ہی منافع اور interest سے ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پیسوں کی قدر و قیمت میں جو کمی واقع ہوتی ہے اس سے ہونے والے نقصان کا ازالہ کریں۔ بلکہ بینک خالصتاً اپنے منافع کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اور پھر منافع بھی کیسا عظیم الشان منافع۔ اسی لئے یہ معاشی ادھار ، آج کے دور کے بینک کی تخلیق، یقیناً سود ہے۔ اس سے قطع نظر کہ شرح سود کیا ہے یا یہ کہ یہ سود کی کون سی قسم ہے۔ رسول پاک ﷺ کی یہ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک جس میں حضرت انس بن مالکؓ نے حضور نبی اقدس ﷺ سے سن کر فرمایا کہ ''اگر تم نے کسی کو قرض دیا اور پھر وہ تمہیں کھانے کی دعوت دے تو تم قبول مت کرو کیونکہ یہ ربا ہے۔ ہاں اگر وہ ادھار دینے سے قبل بھی تمہیں بلاتا رہا ہو تو پھر کھاؤ۔'' اور انہوںؓ نے یہ بھی فرمایا کہ '' اگر تم کسی کو قرض دو اور پھر وہ تمہیں اپنی سواری پر سوار ہونے کی دعوت دے تو مت قبول کرو کیونکہ یہ ربا ہے الّا یہ کہ وہ اس سے قبل بھی تمہیں بٹھاتا رہا ہو۔'' (بیہقی)

حضرت انس بن مالکؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''اگر کوئی آدمی کسی کو ادھار دے تو پھر اس سے کوئی تحفہ قبول نہ کرے۔'' یعنی جب تک کہ رقم واپس ادا نہ ہو جائے۔ بعد میں وہ تحفہ قبول کر سکتا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ '' میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے ملا (جو اسلام لانے سے پہلے ایک یہودی عالم تھے) انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم ایک ایسے ملک میں رہتے ہو جہاں ربا بہت زیادہ ہے۔ اگر تم کسی کو قرض دو اور پھر وہ تمہیں تحفہ میں چارہ دے یا غلہ دے یا رسی ہی دے تو اس کو قبول نہ کرو کیونکہ یہ ربا ہے۔''

حضرت فضالہ بن عبیدؓ نے فرمایا کہ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ادھار کی وجہ سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنا ربا کی مختلف قسموں میں سے ایک قسم ہے۔'' (بیہقی)

حضرت ابو عمامہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' اگر کوئی اپنے بھائی کی سفارش کرے اور پھر اس سے کوئی تحفہ قبول کرے تو وہ ربا کے بڑے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔'' (ابوداؤد ، مسند احمد)

اور پھر حالات میں مزید خرابی اس بیان سے واقع ہوئی جب جامعۃ الاظہر،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاہرہ کے ریکٹر جناب شیخ محمد عبدہ نے انیسویں صدی کے اواخر میں یورپ کا دورہ کیا اور یہ بیان دیا کہ انہیں یورپ میں اسلام ملا مگر مسلمان نہیں ملا جب کہ مصر میں مسلمان تو بہت ملے مگر اسلام نہیں ملا۔ لگتا یوں ہے کہ انہیں جدید یورپ کی سیکولر قومی اور مادی معاشرت کی بنیادوں میں رکھی ہوئی سطحی سچائی (اسلام) نے دھوکہ میں ڈال دیا۔ انہیں شائد اس کا اندازہ ہی نہیں ہوا کہ یورپ کے معاشی نظام کو انقلاب فرانس کے بعد بڑی بے دردی سے تبدیل کر کے ایسے رخ پر موڑ دیا گیا ہے جو سچائی سے کوسوں دور ہے۔ کیتھولک چرچ نے پانچ سو سال یورپ میں ربا کے خلاف جدوجہد کی تھی اور آخر کار لادینیت کے ہاتھوں وہ جنگ ہار گئی اور ربا یورپ کے سرمایا دارانہ نظام کا بنیاد بن گیا۔ (دیکھئے استفسار۔ نوٹ نمبر۔۴) محمد عبدہ کو وہ استحصال نظر نہیں آیا جو Interest یا ربا میں تھا اور جو یورپی بینکنگ کے نظام کی بنیادوں میں تھا۔ چونکہ ان کو یہ نظر نہیں آیا تو انہوں نے سمجھا کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے اور یہ ان کی عظیم غلطی تھی۔ وہ وہاں سے مصر واپس آئے اور پھر اپنا مشہور (بد نام زمانہ) فتویٰ دیا جس میں انہوں نے مصری پوسٹ آفس کے سیونگ اکاؤنٹ پر ملنے والے منافع کی حمائت کی اور کہا کہ یہ منافع ربا نہیں ہے۔

اور پھر مصر کے علماء یکے بعد دیگرے نسل در نسل یہ ہی غلطی دہراتے چلے گئے کیونکہ ان کے اندر وہ دوررس نگاہیں نہیں تھیں جو ربا میں موجود لوٹ کھسوٹ اور غارت گری کو دیکھ سکتیں۔ شیخ طنطاوی جو کہ حکومت مصر کے سابق مفتی اعظم اور آج شیخ جامعۃ الاظہر ہیں بشمول شیخ الغزالی کے جنہوں نے حال ہی میں نیویارک کا دورہ کیا اور لگتا ہے کہ ان کی نظروں نے بھی ایسا ہی دھوکہ کھایا۔ ان دونوں نے اس پر بحث کی اور کہا کہ بینک کا منافع ربا نہیں ہے۔ ان دونوں حضرات کے علاوہ مصر میں علماء کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو کہ کھلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام اور ڈنکے کی چوٹ پر اس کی تردید کرتے ہیں اور بینک کے منافع کو ربا قرار دیتے ہیں۔
ان ہی علماء میں سے ایک معصوم اور نابینا شیخ عمر عبدالرحمن بھی ہیں جنہیں اس اختلاف کی پاداش میں امریکہ کے ایک جیل میں عمر قید کی سزا بھگتنی پڑ رہی ہے۔

محمد عبدہ اپنے وقت کے بہت بڑے نیشنلسٹ رہنما جمال الدین افغانی سے متاثر تھے اور انہوں نے اپنے پیروکار شیخ رشید رضا کو متاثر کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ ان لوگوں نے بڑی معصومیت سے اور نادانی سے مصر میں ربا کے کاروبار کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جب سے لے کر آج تک مصری مستقلاً اس غلطی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں جس کے زہر نے مصر کی معیشت کو سب سے پہلے معذور کیا اور پھر مکمل طور سے تباہ کر دیا حالات کو مزید بگاڑنے کے لئے عالم اسلام کے بقیہ ممالک نے مصر کی اندھا دھند تقلید کی اور ان کی پیروی کرتے ہوئے ربا کے نظام کو اپنا لیا۔

ہم ربا سے حاصل ہونے والی رقم کا کیا کریں؟

بہت سے مسلم علماء نے مسلمانوں کو یہ مشورہ دینا مناسب سمجھا ہے کہ اپنی ربا سے حاصل ہونے والی رقم غیر مسلموں کے ہاتھوں میں نہ دیں۔ ان کا مشورہ ہے کہ یہ رقم لے لی جائے اور غریبوں میں بانٹ دی جائے۔ وہ علماء ایک ایسی اصطلاح کا استعمال کر رہے ہیں جو مشتبہ ہے۔ شریعت غیر مسلم ممالک کا تذکرہ نہیں کرتی ہے بلکہ دار الاسلام (یعنی وہ علاقے جن پر مسلمانوں کا تسلط ہے اور وہ وہاں اللہ احکامات کے مطابق اپنی زندگی بسر کر رہے ہوں) اور دار الحرب (یعنی وہ علاقہ جو مسلمانوں کے خلاف اور ان سے جارحیت کے مرتکب ہوں) کا تذکرہ کیا ہے۔ امام شافعیؒ نے ان ممالک کو جو دار الاسلام کے ساتھ ایک معاہدہ میں بندھے ہوئے ہوں انہیں دار الاحد کہا ہے۔ چاہئے یہ تھا کہ علماء اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاح کو استعمال کرتے اور غیر مسلم ممالک کا لفظ نہ استعمال کرتے کیونکہ آج کل کے دور کے قوم پرستی کے ملکی نظام نے دارالاسلام کی جگہ لے لی ہے۔ اگر غیر مسلم ممالک کو دارالحرب قرار دیا جائے تو یہ ممکن ہوگا کہ لوگ یہ کہہ سکیں کہ اس ملک میں ربا کا نظام نہیں ہے۔ مگر آج تک کسی نے بھی ریاستہائے متحدہ امریکہ کو دارالحرب نہیں کہا۔

(دیکھئے استفسار۔ نوٹ نمبر۔۵)

ربا کی رقم وصول کر کے غربا میں تقسیم کر دینے میں یہ مسئلہ ہے کہ جو چیز ہمارے لئے حرام ہے وہ ہمارے بھائی کے لئے بھی تو حرام ہے۔ تو پھر ایسی صورت میں مسلمان کیا کرے؟ چونکہ اسلام کے دشمن مستقل ہمارے اور بنی نوع انسان کے خلاف جارحیت کے مرتکب ہو رہے ہیں اس لئے شائد یہ بہتر ہو کہ ہم ربا کی رقم ربا کے خلاف استعمال کریں۔ مثال کے طور پر ربا کی رقم استعمال کر کے ہم لوگ اس کتابچہ کے جیسی کوئی کتاب جو ربا کی مخالفت میں ہو چھاپیں اور لوگوں میں مفت تقسیم کر دیں اور اس کے خلاف جنگ جاری رکھیں۔ واللہ عالم۔ یہ میری ذاتی رائے ہے اور میں غلطی پر بھی ہو سکتا ہوں۔

ربا اور نظریہ ضرورت

ڈاکٹر جمال بدوی، جو اسلام کے ایک مشہور عالم ہیں، اس بات کے شدید مخالف ہیں کہ امریکہ میں رہنے والے لوگ نظریہ ضرورت کے تحت گھر وغیرہ بنانے کے لئے سود پر رقم لے سکتے ہیں۔ ان کے نزدیک ضرورت کا نظریہ یہاں (یعنی امریکہ میں) لاگو نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ صرف ان چند معاملات میں استعمال ہو سکتا ہے جو فی الوقت امریکہ میں موجود نہیں۔ یعنی ایک ایسی فیملی جو دس افراد پر مشتمل ہو اور ان کی اتنی استطاعت نہ ہو کہ وہ مکان خرید سکیں یا کرایہ پر لے سکیں اور نہ ہی کوئی ایسا ہو جو ان کی اس سلسلہ میں مدد کر سکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سر چھپانے کی جگہ دے سکے تو ایسی فیملی یا گھرانہ کا اپنی بدحالی کی بدولت سڑک پر آ کر بیٹھنے کی بجائے انہیں قانونی طور پر یہ اجازت ہونی چاہیے کہ وہ نظریہ ضرورت کے مطابق ایسی رقم لے کر اپنی ضرورت پوری کر سکیں۔ اور اگر اس بنیاد پر نظریہ ضرورت کو استعمال کیا جائے تو یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ ربا میں شمولیت کم سے کم وقت کے لئے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوئم

ربا کی ممانعت کتنی اہم ہے؟

جب اللہ خالق کائنات نے ہمارے جد اعلیٰ اور ان کی اہلیہ (اللہ ان لوگوں پر اپنی رحمتیں نازل کریں) کو جنت سے زمین پر اتارا تو انہوں نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنی طرف سے ہدائت نازل کرتے رہیں گے اور جو لوگ ان ہدایات پر عمل پیرا ہونگے انہیں کسی قسم کا خوف ہوگا (جب وہ ان کے واپس جائیں گے) اور نہ (قیامت کے دن) کسی قسم کا عذاب ہوگا۔ (سورۃ البقرۃ۔ آیت نمبر۔ ۳۸)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، لگاتار اپنے وعدے کی پابندی کی ہے۔ پچھلے ہزاروں برسوں کے دوران مستقلاً ایک ہی سچائی کا نزول ہوتا رہا۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتری، زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو ملی، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئی اور آخر کار وہ وقت آیا کہ اللہ جل شانہ نے اپنی ہمیشہ باقی رہنے والی آخری کتاب ہدایت قران مجید فرقان حمید کی شکل میں سیدنا ونبینا رسالت مآب خاتم المرتبت رحمۃ اللعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے اوپر نازل فرمایا۔ قران نہ صرف اس لئے نازل ہوا کہ ماضی میں نازل ہونے والے تمام احکامات کی تصدیق کرے بلکہ آخری مرتبہ ان ہی ہدایات کا اعادہ کرے اور ایک مرتبہ پھر اسی سچائی کو انتہائی واضح روشن اور مدلل طریقہ سے انسانیت کے سامنے رکھے۔ نزول قرانی کا آغاز پڑھنے کے اس حکم کے ساتھ ہوا کہ جو پہلے نازل ہو چکا اس کو بھی پڑھو بلکہ اس کو بھی ہمیشہ پڑھتے جاؤ جو اب نازل ہو رہا ہے۔ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ جنہوں نے اس ہدائت کو انتہائی احتیاط اور ممکن ترین توجہ سے نہیں پڑھا وہ یقیناً اپنی اس کوتاہی کی پاداش میں بہت بڑی سزا کے مستحق ہو نگے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ ہدایات تیس سال کی مدت میں نازل ہوئیں یہاں تک کہ وہ وقت آگیا کہ وہ آیت مبارک نازل ہوئی جس نے یہ اعلان کردیا کہ تیئس برسوں قبل جس ہدائت کے نزول کا آغاز ہوا تھا اختتام پذیر ہوا۔ یہ اعلان حضور علیہ السلام کے حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہم السلام کے بنائے ہوئے خدا کے گھر کعبہ کے آخری حج کے موقعہ پر ہوا۔ اسی دن حضور خطبہ حج الوداع دے چکے تھے جس میں دوسری چیزوں کے ساتھ آپ ﷺ نے ربا سے ہمیشہ کی طرح بچنے کی پرزور ہدائت کی اور یوں ربا کی حرمت پر مہر لگادی۔ اسی دن اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی جس نے دین حنیف کی تکمیل کا اعلان فرمایا۔" ۔آج کافر لوگ تمہارے دین (کے مغلوب ہونے) سے ناامید ہو گئے ہیں، لہٰذا ان سے مت ڈرو، اور میرا ڈر دل میں رکھو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا، تم پر اپنی نعمت پوری کردیا ور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لئے) پسند کرلیا۔" (سورۃ۔المآئدہ۔آیت نمبر۔۳) اس نزول کے ساتھ مؤمنین نے یہ سمجھا کہ وحی کا اختتام ہوگیا۔۔۔ مگر ایسا ہوا نہیں۔ اس کے چند ماہ کے بعد حضور نبی کریم صادق وامین کے وصال سے کچھ ہی قبل اللہ جل شانہ نے ایک آخری وحی کا نزول فرمایا۔ جس کے ساتھ ہی نہ صرف نزول قرانی کا سلسلہ ختم ہوا بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر ﷺ تک ہزاروں برسوں پر پھیلا ہو ہدائت اور رشد کا سلسلہ ختم کردیا۔ اللہ پاک کی آخری آیت کے نزول کا لمحہ یقیناً بہت ہی خصوصی ہے اور اس آخری ہدائت کا جو موضوع اللہ نے چنا ہے وہ بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ تو پھر وہ آخری ہدائت کیا تھی جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نازل فرمائی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری وحی

بنی نوع انسان کو اپنی سب سے آخری ہدائت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے وہ موضوع چنا جو پہلے بھی نازل ہو چکا تھا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قران بلکہ تورات اور انجیل میں بھی اجاگر کیا۔ وہ موضوع کیا تھا؟ وہ موضوع تھا ربا کی ممانعت کا۔ آخر اس کا ثبوت کیا ہے کہ ربا کی ممانعت قران کریم کی آخری ہدایت ہے جو حضور پاک ﷺ پر نازل ہوئی۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور خلیفۃ المسلمین حضرت عمر ابن الخطابؓ کی روایت کی ہوئی احادیث سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اوپر وصال سے کچھ ہی قبل جو آیت نازل ہوئی وہ سورۃ بقرۃ کی آیات نمبر ۲۷۸ سے لے کر ۲۸۱ تک ہیں جو ربا کے موضوع کے اوپر ہیں۔ آیات ۲۷۴ سے ۲۷۷ تک بھی ربا کے اوپر ہی ہیں جو پہلے نازل ہو چکی ہونگی۔ حضرت عمر ابن الخطابؓ نے روایت کیا کہ ربا کے اوپر نازل ہونے والی آیت وحی کی آخری آیت تھی اور اللہ کے رسول ﷺ ہمیں اس کی تفصیل بتائے بغیر ہم سے واپس بلا لئے گئے اس لئے لئے نہ صرف یہ کہ ربا کو چھوڑ دو بلکہ ریبۃ کو بھی (یعنی وہ چیزیں جو یہ شک پیدا کریں کہ یہ چیز مباح ہے کہ نہیں)۔ (ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابن عباس نے روایت کیا کہ "حضور رسالت مآبؐ کے اوپر جو آخری آیت نازل ہوئی وہ یہ تھی۔ "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر واقعی تم مؤمن ہو تو سود کا جو حصہ بھی (کسی کے ذمے) باقی رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو۔"

(البقرۃ۔ آیت۔ ۲۷۸) (بخاری)

وہ لوگ جو اس بات کے مدعی ہیں کہ قران پاک کی آیات جس میں دین حنیف کو مکمل کرنے کا اشارہ ہے، وہ قران پاک کی سورۃ المائدہ آیت نمبر۔ ۴ ہے، انہیں ایک لمحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے یہ تفکر کرنا چاہئے کہ ان کے اس خیال کی مطابقت میں ایک حدیث بھی موجود نہیں۔ شائد ان کا یہ اشتباہ اس آیت مبارک کے معانی و مطالب کی وجہ سے ہے اور وہ سمجھتے ہیں کی تکمیل، اتمام کے مساوی ہے۔ دراصل ایسا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ربا کی ممانعت کے بارے میں سورۃ بقرۃ کی آیات ۲۷۸ سے ۲۸۱ تک بہت شدت سے متقاضی ہیں کہ ان پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔ قران کی آخری وحی نے مذہب اور دین میں کسی نئے حکم کا اضافہ نہیں کیا بلکہ اس وحی نے صرف اس بات کی تائید کی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں حجۃ الوداع کے خطبہ میں کیا تھا اور شدت سے ربا سے بچنے کی تلقین کی تھی۔ سورۃ البقرہ کی ان آخری آیات کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

" جو لوگ اپنے مال دن رات خاموشی سے بھی اور اعلانیہ بھی خرچ کرتے ہیں وہ اپنے پروردگار کے پاس اپنا ثواب پائیں گے، اور نہ انہیں کوئی خوف لاحق ہوگا، نہ کوئی غم پہنچے گا" .... آیت نمبر۔ ۲۷۴

" جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے ہوگا کہ انہوں نے کہا تھا کہ "بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہوتی ہے۔ حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔۔ لہٰذا جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آ گئی اور وہ (سودی معاملات سے) باز آ گیا تو ماضی میں جو کچھ ہوا وہ اسی کا ہے۔ اور اس (کی باطنی کیفیت) کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جس شخص نے لوٹ کر پھر وہی کام کیا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔" ...... آیت نمبر۔ ۲۷۵

" اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ ہر اس شخص کو ناپسند کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ناشکرا گناہ گار ہو۔"۔۔۔۔۔۔۔ آیت۔۲۷۶

"(ہاں) وہ لوگ جو ایمان لائیں، نیک عمل کریں، نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں وہ اپنے رب کے پاس اپنے اجر کے مستحق ہونگے۔ نہ انہیں کوئی خوف لاحق ہوگا، نہ کوئی غم پہنچے گا۔"۔۔ آیت۔۲۷۷

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مؤمن ہو تو سود کا جو حصہ بھی (کسی کے ذمہ) باقی رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو۔"۔۔۔۔۔ آیت۔۲۷۸

"پھر بھی اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو۔ اور اگر تم (سود سے) توبہ کرو تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارا حق ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔"۔۔۔۔۔ آیت۔۲۷۹

"اور اگر کوئی تنگ دست (قرض دار) ہو تو اس کا ہاتھ کھلنے تک مہلت دینی ہے۔ اور اگر صدقہ ہی کردو تو یہ تمہارے حق میں کہیں زیادہ بہتر ہے، بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو۔"۔۔۔۔

آیت۔۲۸۰

"اور ڈرو اس دن سے جب تم سب اللہ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے، پھر ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا ہے پورا پورا دیا جائے گا، اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔"۔۔۔۔ آیت۔۲۸۱

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دین حنیف کو اپنے آخری پیغمبر پر مکمل کرنے کے اعلان کے بعد یہ فیصلہ کیوں کیا کہ ان کے وصال سے فوراً قبل ایک اور وحی نازل کریں۔ اور ایسا کیوں ہوا کہ یہ وحی ایسے وقت میں نازل ہوئی جب حضرت شارح اعظمؐ اس کی تفصیل امت مرحومہ کو نہ سمجھا سکیں۔ (حضرت عمرؓ کی بیان کی ہوئی اوپر والی حدیث ملاحظہ کریں)۔ یعنی وصال مبارک اور نزول وحی کی درمیانی مدت بہت ہی قلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محسوس ہوتی ہے۔اور پھر آخری سوال یہ کہ آخر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک ایسے مضمون کو جو پہلے بھی نازل کر دیا گیا تھا ایسے وقت میں دوبارہ ذکر کرنا کیوں مناسب سمجھا۔اس کی تفصیل نہ اللہ تعالیٰ نے نہ ان کے رسول ﷺ نے بتائی اس لئے ہم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہیں گے کہ واللہ عالم یعنی اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔

دین حنیف کی تکمیل کی اطلاع دینے کے بعد ایسی آخری ہدایت دینے کا مقصد یہ سمجھ میں آتا ہے کہ گویا یہ ذہن نشیں کرا دیا جائے کہ یا تو یہ وہ چیز ہے جو کہ تمام احکامات میں سے سب سے زیادہ اہم ہے یا پھر یہ کہ یہ وہ بات ہے جو دشمنوں کی طرف سے ایمان والوں پر شدید حملے کا شکار ہوگی کیونکہ وہ دشمن حق و صداقت، انسانی ہمدردی و بھائی چارے اور معاشرتی بہبود اور بھلائی کے شدید مخالف ہیں اور یوں یہ اسلام کے بحیثیت مجموعی بڑے دشمن ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نزدیک اس آخری نصیحت میں ربا کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ایک زبردست تنبیہ اور وارننگ کے طور پر آنے والے تمام زمانوں کے لئے شدت سے اعادہ کر دیا جائے کہ ربا تمام مؤمنین کے ایمان، آزادی اور اقتدار اور اختیارات کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔اور یہ ہی اس مضمون کی اہمیت کی طرف ایک اشارہ ہے کہ اسی کے اندر وہ پوشیدہ خطرناک ہتھیار ہے جو مؤمنین کے ایمان کے لئے اندوہناک بربادی کا سامان لئے ہوئے ہے۔یہ ہی ان کی فلاح و بہبود اور یک جہتی کو تیرہ و تار کرنے والا ہے۔آج اگر ہم مصر، الجزائر، کشمیر، فلسطین ، بوسنیا اور دیگر علاقوں کے مسلمانوں کے اوپر ٹوٹنے والے ظلم اور استبداد کا جواب نہیں دے پا رہے ہیں تو اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ ربا نے ہماری طاقت، ہماری ہمت اور ہماری حس آزادی کو ہم سے چھین لیا ہے۔ہماری اس بات کی تائید اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے بھی ہوتی ہے جو پیغمبر آخر زماں سید المرسلین حضور نبی کریم ﷺ کی حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔اس حدیث مبارک میں مزکور ہے کہ اسلام کے دشمنوں کی طرف سے نہ صرف مسلمانوں بلکہ کل عالم انسانی کی طرف سب سے شدید حملہ ربا کے ذریعہ سے ہو گا۔

"ایک ایسا وقت آئے گا ،آپ نے فرمایا، جب تمہیں پوری دنیا میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملے گا جو ربا میں ملوث نہیں ہوگا۔اگر کوئی یہ دعویٰ کرے گا بھی تو یقیناً اس کا غبار اس تک ضرور پہنچے گا"۔ (ابوداوٗد ، مشکوٰۃ)

اس طرح مخبر اعظمؐ نے یہ بات روز روشن کی طرح واضح کردی کہ امت کے اتحاد اور مؤمنین کے ایمان کے اوپر سب سے بڑا خطرہ ربا کے راستے داخل ہوگا۔اور اس کی تائد اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی ربا کی اس آیت کو سب سے آخر میں نازل کرکے کردی۔اب اتنی شدید تنبیہ کے بعد بھی حضور مخبر اعظم ﷺ کی یہ دی ہوئی خبر ہم نے پس انداز کردی اور یہ عظیم حادثہ ہماری زندگیوں میں وقوع پذیر ہوا۔اور یہ ان ستر برسوں کے دوران ہوا جب ۱۹۲۴ء میں خلافت عثمانیہ کا سورج غروب ہوا۔ ۱۹۲۴ء سے قبل سامراجی یورپ صرف ان افراد پر اثر انداز ہوسکی جو مسلمانوں کی حکومتوں کے کرتا دھرتا تھے۔مثال کے طور پر سلطنت عثمانیہ کے خلیفۃ المسلمین نے سود پر جو خطیر رقم یورپ کے معاشی اداروں سے حاصل کی ہوئی تھی،اس رقم کے سود کی ادائیگی میں مشکل ہوئی تو اس کی بدلے میں انہیں اپنے اختیار والے تمام علاقوں کے ذمیوں پر سے اس شکرانے کے طور پر جزیہ ختم کرنا پڑا تاکہ ادھار لی ہوئی رقم پر عائد سود کی ادئیگی میں سہولت مل جائے۔اور یوں اس امر نے دارالسلام کی شکست وریخت اور حکومت کے قانونی اختیارات کو ختم کرکے اس کے بدلے اس سیکولر طرز حکومت کی راہ ہموار کردی جو عیسائی اور صیہونی یورپ نے اپنے یہاں قائم کی ہوئی تھی۔اور پھر ۱۹۲۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد سے ربا کل عالم اسلامی کے ہر معاشی معاملات میں دخول حاصل کر گیا۔ بے شک آج سامراجی معاشی استحصال جو ربا کے اندر موجود ہے اس نے پورے دنیائے اسلام کو جکڑ کر اس کی شہ رگ کو ان دشمنوں کے حوالے کر دیا ہے جو پہلے سے ہی چھریاں تیز کر کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

جناب خاتم المرسلت نبی الرحمت ﷺ کی پیش گوئی آج مکمل طور سے درست ثابت ہو چکی ہے۔ ربا کی بنیادوں پر استوار دنیا پر چھایا ہوا موجودہ بینکنگ کا نظام، کاغذی کرنسی کا ربا سے متصل دنیا بھر میں مروجہ، دھوکہ پر قائم کیا ہوا یہ سلسلہ الیکٹرانک اور پلاسٹک رقوم (Electronic and Plastic Money) میں تو آپ شارح اعظم ﷺ کی پیشن گوئیاں تو ثابت ہو ہی چکی ہیں بلکہ آزاد تجارتی منڈیوں میں در آئی ہوئی دھوکہ دہی اور استحصال سے بھی آپؐ کی پیشن گوئی سچ ثابت ہو رہی ہے۔ آج کی تجارت صحیح معنوں میں لوٹ کھسوٹ اور نوچنے بھنبھوڑنے پر منحصر ہے اور اسی نوچنے کھسوٹنے پر حضرت علیؓ بن ابی طالب نے فرمایا کہ "وہ وقت آنے والا ہے جب انسان ایک دوسرے کو کاٹ کھائے گا۔" (ابو داؤد)

اس بات کی آج اشد ضرورت ہے کہ ہم مسلمان حضور مخبر عظیم ﷺ کی اس پیشن گوئی پر انتہائی سنجیدگی سے غور کریں جس میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ ساری دنیا سے نقلی کرنسی (بشمول کاغذی کرنسی) پلاسٹک اور الیکٹرانک رقوم وغیرہ جس کو علماء زر افراطی یا Fiat Money کہتے ہیں، کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے گا۔

حضرت ابو بکر ابن ابی مریمؓ نے روایت کیا کہ انہوں نے حضور ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، "بنی نوع انسان پر وہ وقت یقیناً آئے گا جب کوئی ایسی چیز باقی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گی سوائے درہم ودینار کے (یعنی سوائے سونے اور چاندی کے سکوں کے)۔

(مسند احمد)

حضور پاک ﷺ کی یہ پیش گوئی پوری ہونے والی ہی ہے۔آج کے معاشی نظام میں کاغذ سے سونا بنایا جا رہا ہے۔اور یہ سراسر دھوکہ ہے۔زر افراطی یقیناً رہا ہے اس لئے کہ کاغذی کرنسی اصل کرنسی (یعنی دھات کی بنی ہوئی کرنسی سے) بالکل الگ چیز ہے۔اس کی اپنی کوئی حقیقت ہے نہ قدر و قیمت۔اس کی قدر اسی وقت تک ہے جب تک بازار میں ان سے کاروبار ہو رہا ہے اور ان کی مانگ ہے۔اور دراصل مانگ ہی اہم چیز ہے۔وہ حکومتیں جو یہ نظام چلا رہی ہیں وہ دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ اس آزادانہ کرنسی کے نظام کے پشت پر ہیں اور عوام کو ان کی تائد حاصل ہے۔اس طرح وہ نہ صرف اس نظام کو سہارا دئے ہوئے ہیں بلکہ اس کے ذریعہ سے بازار کے اتار چڑھاؤ پر بھی قابو کئے ہوئے ہیں۔جو وہ عموماً اپنے فائدے کے لئے کرتے ہیں۔مگر یہ بات نظر سے اوجھل نہیں ہونی چاہئے کہ کرنسی مارکیٹ آج کل ان سٹے باز طاقتوں کے ہاتھ میں ہے جو لالچ اور ہوس کا مجموعہ ہیں اور انہیں نہ تو کسی کی وفاداری سے واسطہ ہے اور نہ ہی کسی حب الوطنی سے۔اس بات کا مظاہرہ انہوں نے ماضی میں کئی بار کیا ہے جہاں انہوں نے حکومتی سرپرستی کو شکست دی ہے اور بازار میں اپنی مرضی کا اتار چڑھاؤ کر کے اپنے لئے دولت کے انبار لگا لئے ہیں۔

جس دن تیل پیدا کرنے والے مسلم ممالک جاگ اٹھیں گے، اپنے تیل کے ذخائر کو اپنی تحویل میں لے لیں گے، اور یہ مطالبہ کریں گے کہ ان کے پٹرول کی قیمت ڈالر کی بجائے صرف اور صرف سونے کے سکوں میں کی جائے، اسی لمحہ یہ نقلی کاغذی کرنسی خود بخود ڈھیر ہو جائے گی۔ایسا کیوں ہوگا؟۔ایسا اس لئے ہوگا کہ تمام نقلی کاغذی کرنسی یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراطی زر کو اہمیت اسی وقت تک حاصل ہے جب تک کہ عوام اس کو بہ طور کرنسی اہمیت دیں۔ جب عوام کا اعتماد ایسی کرنسی سے اٹھ جائے گا تو وہ کرنسی ڈھیر ہو جائے گی۔ تیل کی فروخت کے لئے جب سونے کا مطالبہ ہو گا تو کاغذی کرنسی پر سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ اور پھر ایک ایسا سلسلہ شروع ہو جائے گا جس میں کاغذی کرنسی کا کاروبار کرنے والے ساہوکار فوری طور پر سونے کی طرف متوجہ ہونگے۔ اور انہیں پیسے بنانے کا ایک اور ذریعہ نظر آئے گا اور پھر ان کی ساری توجہ سونے چاندی کے سکوں کے حصول کی طرف ہو جائے گی تو نقلی کرنسی کا بچھایا ہوا جال تار تار ہو جائے گا۔ روپیہ ہی تو سرمایہ کی اصل ہے۔ یہ روپیہ ہی اگر برف کی طرح پگھل جائے تو ربا کے اوپر استوار سرمایا دارانہ نظام کا گر جانا ناگزیر ہو گا۔ گو کہ بہت سے لوگوں کا سرمایہ ڈوب جائے گا۔ ان کے پاس موجود کاغذی کرنسی ردی کا ڈھیر ہو جائے گی اور یہ معاشی پراگندگی عنقریب رونما ہونے والی ہے۔ ہمیں یہ حقیقت نہ خود بھولنی چاہئے اور نہ ہی دنیا کو بھولنے دینا چاہئے کہ جب ۱۹۸۵ کی جنوری میں امریکی ڈالر کو اچانک ایسے گرا دیا گیا کہ ایک اونس سونے کی قیمت ۸۵۰ ڈالر تک اوپر چڑھ گئی۔ اور یہ اس وقت ہوا تھا جب کہ ایران میں مغرب پرست حکومت کا خاتمہ ہوا اور اسلامی انقلاب کے منتج ہونے پر ایران کے پٹرول کے ذخائر مسلم حکومت کے زیر انتظام آگئے۔ ایران کی اسلامی حکومت مغرب کے مصدقہ اصولوں پر مبنی نظام کی شدید مخالف ہے اس لئے کہ یہ حکومت لادینیت کی تردید کرتی ہے اور جدید یورپ کی بنائی ہوئی معاشی اور معاشرتی بے دینی قوانین کے خلاف سختی سے مزاحم ہے۔

وقت آگیا ہے کہ ہم یہ بات تسلیم کرلیں کہ ربا بنی نوع انسان کے اندر سرائت کر گیا ہے۔ آج ہمیں اپنی اس غلطی کی پاداش میں آنسو بہانے چاہئیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکامات سے روگردانی اور پیغمبروں کے بتانے اور یاد دہانی کرانے کے باوجود ایسی شدید غلطی کرنے کے احساس جرم کے ساتھ اور آنے والی سزا کے خوف سے گریہ وزاری کرنی چاہئے۔ شائد یہی ندامت اور آہ وبکا آخرت میں کچھ کام آجائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضور اقدس ﷺ سے روایت کیا ''اگر اللہ کے خوف سے آنکھ سے ٹپکا ہوا آنسو چاہے مچھر کے پر جتنا ہی کیوں نہ ہو، مؤمن کے رخسار کے کسی حصہ پر گرے تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔'' (ابن ماجہ)

اور ایمان والوں کے اسی طبقہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ کہہ کر مخاطب کیا کہ'' خیر أمة اخرجت للناس '' یعنی تمام امتوں سے بہتر امت جو انسانیت کی بھلائی کے لئے اٹھائی گئی۔ اور اسکو ''شہدا علی الناس'' یعنی حق کی دلیل میں لوگوں پر حجت کا منصب سونپا گیا۔ اور اگر اسی امت نے یہ گھناؤنا جرم کیا ہے تو اس پر یقیناً تمام آسمان وزمین گریہ کرتے ہونگے۔ اب ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم تمام لوگوں کو اکٹھا کریں اور اپنی غلطی کا ازالہ کریں۔ غور کریں کہ کفر سے لبالب بھرے ہوئے مکہ کے مشرک معاشرہ میں بھی اتنی حس موجود تھی کہ اسلام کے طلوع ہونے سے پانچ سال قبل کعبہ کی تعمیر نو کے وقت انہوں نے فیصلہ کیا کہ سود کے پیسے تعمیر کعبہ میں استعمال نہیں ہونگے۔ مگر آج نیویارک میں (بلکہ پورے عالم اسلام میں۔۔۔ مترجم) مسجد کی تعمیر کے لئے چندے وصول کئے جاتے ہیں بغیر اس تحقیق کے کہ یہ پیسے کہاں سے آرہے ہیں، حلال کمائی کے ہیں یا حرام کے۔ حیف صد حیف۔ ہم کس طرح اللہ اور اس کے رسول برحق ﷺ کے احکامات سے روگردانی کر رہے ہیں۔

ربا کے اس موضوع کو دوسرے زاویہ سے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربا کے گناہ کے لئے ایسے سخت الفاظ استعمال کئے کہ گویا شرک کے بعد ایمان اور اعتقاد کے سلسلہ میں اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا کہ "اللہ اور اس کا رسول ﷺ ربا لینے والوں کے ساتھ حالت جنگ میں ہے"۔ (قران۔۔۲:۲۷۹) اور یہ اعلان آخری وحی میں سے ہے۔ میرے علم کے مطابق اللہ کے تمام احکامات میں سے اللہ نے کسی اور گناہ کے لئے ایسے سخت الفاظ کا استعمال نہیں کیا۔ اب اگر اس کے بعد بھی کسی کے دل میں ذرا سا بھی کوئی اشتباہ ہو تو وہ ختم ہو جانا چاہیئے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو ان کی ربا میں مشغولیت کی بنا پر ان کے خلاف جنگ کر کے دکھا چکا ہے تاکہ بنی نوع انسان کی آنکھ کھل جائے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے تورات میں بڑی تحریف کی اور مختلف اوقات میں مختلف لوگوں نے اس میں اپنی طرف سے ملاوٹیں کیں۔ ہارورڈ کے تعلیم یافتہ بائبل کے ایک امریکی عالم جن کا نام ہے رچرڈ فرائڈ مین Richard Friedman نے ایک کتاب تحریر کی جسکا عنوان تھا "بائبل کس نے لکھی؟" Who Wrote the Bible ۔ یہ کتاب ۱۹۸۹ میں نیویارک سے Harper and Rowe نے چھاپی۔ (دیکھئے استفسار۔نوٹ نمبر۔۶) مصنف نے اس میں اسی تحریف کی بات کو دلائل سے واضح کیا ہے۔ ربا کی حرمت کے بارے میں احکامات الٰہی کی تبدیلی ان تمام تحریفوں میں سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ ان یہودیوں نے احکام ربا میں اس طرح تحریف کی کہ غیر یہودیوں کو سود پر رقم دینے کو تو جائز قرار دے دیا جبکہ اس کی پابندی آپس کے یہودی لین دین میں برقرار رکھی۔ اللہ نے ان پر اس جرم کی پاداش میں غیض وغضب ڈھایا اور اپنے بندوں میں سے ایسے بندے ان کے اوپر چڑھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایا جو بڑے طاقت اور قوت والے تھے۔ بابل کا بادشاہ بخت نصر فلسطین پر چڑھ دوڑا، اسرائیلیوں کو شکست دی تمام لوگ جو ہاتھ آئے انہیں قید کیا، مسجد اقصیٰ جسے سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور بنی اسرائیل کو بیڑیاں پہنا کر غلام بنایا اور ہانکتا ہوا بابل لے جا کر قید کر دیا۔ (قران مجید ۔۸ سے ۱ : ۱۷)

یہ یقیناً اللہ کی طرف سے جنگ تھی جو ربا کے خلاف اس نے اپنے دشمنوں سے کی۔ یہ پھر بھی باز نہ آئے۔ تو دوسری مرتبہ رومی بادشاہ ٹائیٹس کے ہاتھوں یہی عمل دہرایا جس نے یروشلم کو تاراج کیا اور مسجد کو پھر زمین بوس کر دیا گیا۔

اللہ کے شدید غیض وغضب کا مظاہرہ پھر اس وقت بھی ہوا جب ابرہہ اپنے ہاتھیوں سمیت کعبہ کو ڈھانے کے لئے آیا۔ غور کیجئے کہ کعبۃ اللہ اس وقت بتوں سے اٹا پڑا تھا مگر اللہ نے اس کی حفاظت اپنی فوجوں سے کی مگر مسجد اقصیٰ میں تو ایک بھی بت نہیں تھا مگر اللہ نے اس کو ڈھادیا۔

حضور علیہ السلام نے بذات خود انتہائی شدید الفاظ میں ربا کی مذمت کی، حضرت ابو ہریرہ سے روائیت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا" ربا کی ستر قسمیں ہیں اور ان میں سب سے کم تر اس کے برابر ہے کہ آدمی اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔" (استغفر اللہ) (ابن ماجہ، بیہقی) حضرت عبداللہ ابن حنذلہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ" اگر ایک آدمی ربا کا ایک درہم قبول کرے تو یہ ۳۶ مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ برا ہے۔" (احمد) بیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ " حضور ﷺ نے یہ اضافہ بھی کیا کہ جس کا گوشت پوست حرام سے بنے اس کے لئے جہنم کی آگ سب سے موزوں ہے"۔ حضرت ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ اللہ کے رسول نے فرمایا،" جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرا گذر ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں پر سے ہوا جن کے پیٹ گھر کی طرح بڑے بڑے تھے اور ان میں سانپ بھرے ہوئے تھے جو پیٹ کے اندر نظر آرہے تھے۔ میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ربا میں مبتلا تھے۔" (احمد، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا، "چار قسم کے لوگوں کو اللہ نہ جنت میں داخل کرے گا نہ ان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھائے گا، ایک وہ جو شراب کا عادی ہو، دوسرا وہ جو سود لے، تیسرا وہ جو یتیم کا مال کھا جائے اور چوتھا وہ جو اپنے والدین پر توجہ نہ دے۔" (مستدرک الحاکم، کتاب البیوع)

حضرت سمرہ بن جندبؓ نے روایت کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، "آج میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی مجھے لے کر ایک زمین کی طرف چلے۔ ہم ایک دریا پر پہنچے جس میں خون بہہ رہا تھا اور اس کے بیچ میں ایک آدمی کھڑا تھا اور کنارہ پر دوسرا آدمی تھا جس کے پاس بہت سے پتھر تھے۔ جب دریا کے اندر والا آدمی باہر آنا چاہتا تو دوسرا آدمی اس کے منہ میں ایک پتھر پھینک دیتا اور وہ آدمی واپس دریا میں چلا جاتا۔ جب بھی وہ باہر آنا چاہتا اس کے ساتھ یہی کیا جاتا اور وہ پھر اندر چلا جاتا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ وہ آدمی جو دریا کے اندر ہے وہ سود کھاتا تھا۔" (بخاری)

اللہ کے رسول برحق ﷺ نے بھی اس حدیث کے مطابق ربا کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے روایت کیا کہ انہوں نے اللہ کے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا "تم میں سے جو مخابرۃ کو نہ چھوڑے اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کی دعوت ہے"۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے کہا کہ میں نے پوچھا "یہ مخابرۃ کیا ہے؟" انہوں نے جواب دیا "اگر تمہارے پاس زراعت کے لئے زمین ہو جس پر تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(فصل کا) آدھا یا تیسرا حصہ یا چوتھائی لو، تو خطرہ یہ ہے کہ یہ عمل غلامی کی طرف دھوکہ سے لے جائے۔ (ابوداؤد)

اوپر کی بحث سے یہ بات واضح ہو جانی چاہیے کہ ربا کی ممانعت انتہائی اہم موضوع ہے۔ حضور نبی کریم خاتم النبین ﷺ کی امت کو آج جتنے خطرے لاحق ہیں ان میں ربا سب سے زیادہ خطرناک اور شدید ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوئم

دنیائے اسلام۔عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ

آج دنیائے اسلام بہت کمزور ہوگئی ہے۔مسلم خواتین کی آبروریزی ہورہی ہے۔ مسلمان ساری دنیا میں کھدیڑے جارہے ہیں۔مسلمانوں کو اسیر کر کے کیمپوں میں رکھا جا رہا ہے۔انہیں اذیت دی جارہی ہے۔انہیں قتل کیا جارہا ہے۔مسجدوں کو شہید کیا جارہا ہے۔اور کمزور بے سہارا اور حقیر دنیائے اسلام اپنے ساتھ کئے گئے اس سلوک کو روکنے کے لئے کچھ نہیں کرسکتی۔کروڑوں مسلمان انتہائی غربت اور پس ماندگی میں زندگی بسر کررہے ہیں۔مسلمان خواتین کو مجبور کردیا گیا ہے کہ ان ہی اسلامی ممالک کے شہروں میں جسم فروشی کریں۔لاکھوں کم عمر بچے صبح سے شام تک محنت مزدوری کرنے پر مجبور ہیں اور فالج زدہ اسلامی دنیا یہ سب بے بسی سے دیکھ رہی ہے اور کچھ کرنے کی ہمت نہیں رکھتی۔مسلمانوں کی یہ کمزوری اور بے بسی اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔اور یہ نافرمانی ربا کے ذریعہ سے اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔اور ہم لوگوں نے قران مجید فرقان حمید کی اس واضح ہدایت کے باوجود یہ سب کچھ کیا۔

''اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے بے وفائی نہ کرنا، اور نہ جانتے بوجھتے اپنی امانتوں میں خیانتوں کے مرتکب ہونا''۔ ۔۔۔ (سورۃ الانفال۔آیت نمبر۔۸)

مسلمان بے بس اس لئے ہیں کہ ان کے پاس طاقت نہیں ہے۔اور طاقت اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے نہیں ہے کہ وہ آزاد نہیں ہیں۔ نہ ہی انہیں معاشی آزادی حاصل ہے اور نہ ہی ربا میں موجود غلامی کی زنجیروں سے یہ آزاد ہیں۔ ہمیں ربا نے شدت سے جکڑ لیا ہے۔ اسی ربا نے حکومتوں کو اتنا کمزور کر دیا ہے کہ وہ معاشی بلیک میل کو روکنے کے لئے جدو جہد بھی نہیں کر سکتیں۔ ربا کی وجہ سے آج کا مسلمان ایسی زندگی بسر کر رہا ہے جو کسی طور غلامی سے کم نہیں ہے کیونکہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ ہم مکمل طور پر مفلوج ہو چکے ہیں۔ اسی ربا نے فوج، سیاست اور معاشی دنیا کے افراد کو اشراف کے ایک ایسے طبقے میں تبدیل کر دیا ہے جو تمام معاملات کو کنٹرول کرتے ہیں اور ان کی اپنی زندگیاں شیکسپیئر کے شائی لاک یہودی کی طرح ہیں اور جو اپنے ہی مسلم بہن بھائیوں کا خون چوس کر خود گل چھرے اڑا رہے ہیں۔

اس وقت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلم امۃ کو اس کی آزادی واپس مل جائے تا کہ اللہ کے بتائے ہوئے حدود میں رہ کر لوگ جدو جہد کریں اور اپنی ذاتی زندگیوں اور کاروباری معاملات کو رفتہ رفتہ اپنے دشمنوں کے زہریلے چنگل سے باہر نکال سکیں۔ مگر یہ ہوگا کیسے کہ لوگوں کو آزادی مل جائے؟۔ ہمارے خیال میں ایسا جب ہی ممکن ہوگا جب لوگ اپنے آپ کو، اپنی تجارت کو، اپنے معاملات کو اللہ جل جلالہ عزوجل اور اسکے رسول حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کے سپرد کر دیں۔ پھر یہ علاقہ دارالسلام بن جائے گا۔ آج کی مادہ پرست دنیا اللہ کی اس حاکمیت کو نہیں مانتی اور اس نے اب اسلامی دنیا سمیت ہر چیز کو اپنے آگے سرنگوں کر لیا ہے۔

ہمارے خیال میں مادہ پرستی کے خلاف جدو جہد کا آغاز حضور ﷺ کی سکھائی ہوئی معاشی سنت پر عمل پیرا ہو کر کرنا چاہئے۔ یوں ہم مسلم امہ میں ایمان کا احیاء کر کے با اختیار آزادی کی روح پھونک سکتے ہیں اور اس میں سب سے پہلا اور انتہائی اہم قدم ربا کو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگیوں میں سے نکال پھینکنا ہے۔

ہم اپنی بات کا اختتام اس بات پر کرتے ہیں کہ ربا کا مضمون ہمیں بڑی توجہ اور سنجیدگی سے پڑھنا چاہیے۔ آج مسلمانوں کی ایک بہت بڑی اکثریت اس مسئلہ سے لاعلم ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اس کا علم حاصل کرنے کے لئے ان علماء کی طرف رجوع کریں جو نہ صرف یہ کہ اس مضمون پر دسترس رکھتے ہوں بلکہ خود اپنی زندگی بھی بغیر ربا کے گذر رہی ہو تاکہ قابل قبول ہو۔ ہم اپنے قاری سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ ربا کا علم قران اور حدیث سے حاصل کریں۔ ہماری آئندہ آنے والی کتاب ربا کے موضوع پر لکھی گئی ہے اور انشاءاللہ اسی مقصد کے حصول کے لئے ہے۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت بخشیں۔ آمین ثم آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفسار

۱۔ مصنف کو یہ دعویٰ نہیں کہ وہ ان رہنماؤں میں سے ایک ہے۔

۲۔ انسانی حقوق کے اوپر مذاکرہ کے دوران ایک بحث میں جو کوالالام پور، ملیشیا میں دسمبر ۱۹۹۴ء میں منعقد ہوا پروفیسر فالک نے قانونی چوری کی اصطلاح استعمال کی۔

۳۔ Translation and Commentry to the Quran از عبداللہ یوسف علی سے نوٹ نمبر ۳۲۴ برائے آیت نمبر ۲۷۵ سورۃ البقرۃ۔

۴۔ R.H. Tawny کی کتاب The Rise of Capitalism سے اقتباس۔

۵۔ نابینا شیخ عمر عبدالرحمٰن کے اوپر امریکہ کے خلاف جہاد کی مہم چلانے کے الزام میں مقدمہ دائر ہوا اور انہیں سزا ملی۔ مگر نابینا ہونے کی وجہ سے نہ وہ امیر ہو سکتے تھے نہ جہاد کا اعلان کر سکتے تھے۔ صرف امیر ہی جہاد کا اعلان کر سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب جہاد کا اعلان ہو جاتا ہے تو وہ ملک دارالحرب بن جاتا ہے۔ شیخ عمر نے ایسا کوئی اعلان نہیں کیا کہ امریکہ دارالحرب ہے۔ تیسرے یہ کہ مسلمانوں کو دارالحرب میں قیام کرنے کی اجازت نہیں ہے انہیں وہاں سے ہجرت کرنی چاہئے جب کہ شیخ عمر نے امریکہ کی شہریت کی درخواست دی اور انہیں گرین کارڈ بھی ملا اور انہوں نے وہاں رہنا شروع کر دیا۔ چوتھے یہ کہ دارالحرب میں جمعۃ المبارک کی نماز نہیں ہوتی۔ شیخ نے اس ملک کو دارالحرب قرار نہیں دیا اسی لئے وہ بذات خود جمعہ کی نماز کی امامت کرتے تھے۔ اس لئے ان پر لگائے گئے تمام الزامات غلط تھے۔ ہمارا یہ حاشیہ عدالت تک نہیں پہنچا اور جج نے فیصلہ اس بنیاد پر سنا دیا کہ کسی اسلامی عالم نے عدالت میں بیان نہیں دیا۔ میں نے تین صفحوں کا ایک خط جج کو لکھا تھا وہ اس کتابچہ میں شامل ہے۔

۶۔ اسرائیلیوں نے تورات میں سے ان تمام آیات کو نکال دیا جو عرب زمین پر سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے خانہ خدا کی تعمیر کے بارے میں اتری تھی۔ کعبہ اور حج کا تذکرہ اب تورات میں نہیں ملتا انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو قربان کرنے کی تمام آیات سے بیٹے کا نام تبدیل کر کے حضرت اسحاق علیہ السلام کا نام ڈال دیا حالانکہ آپؑ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے قربانی کی جگہ کو عرب سے بدل کر کے فلسطین کر دیا۔ اسی طرح زمزم کے معجزاتی چشمے کو فلسطین کے ایک کوئیں سے نسبت دے دی۔

استفسار از مترجم

ا۔ یہ مضمون شیخ عمران نذر حسین صاحب کے انگریزی کتابچہ

"The Importance of The Prohibition of Riba in Islam" کا اردو ترجمہ ہے جو مسجد دار القران، لانگ آئی لینڈ، نیو یارک امریکہ کے زیر انتظام طبع ہوا۔ یہ اردو ترجمہ مصنف کی اجازت کے ساتھ کیا گیا ہے۔

ب۔ اس مضمون میں قران مجید فرقان حمید کے جتنے بھی حوالے محترم شیخ عمران نے دیے ہیں ان کا انہوں نے انگریزی میں ترجمہ دیا ہے۔ مترجم نے ان تمام آیات کا اردو ترجمہ "آسان ترجمہ قران۔ از مفتی محمد تقی عثمانی۔ ناشر مکتبہ معارف القران، کراچی۔ طبع جمادی الاول ۱۴۳۰ھ سے لیا ہے۔

ج۔ انجیل کے جتنے حوالے شیخ عمران نے دیے ہیں ان سب کا اردو ترجمہ "کتاب مقدس یعنی پرانا اور نیا عہد نامہ۔" مطبوعہ پاکستان بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور ۱۹۸۱ء" سے لیا گیا ہے۔

د۔ احادیث نبوی ﷺ کے کل مندرجات تک مترجم کی نہ رسائی تھی اور نہ علمی قابلیت۔ اس لئے احادیث کے تمام مندرجات کا اردو میں آزاد ترجمہ خود مترجم نے مضمون کے متن سے کیا ہے۔ ان میں جو غلطیاں ہیں تو مترجم کی کم علمی کی وجہ سے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خلوص نیت کو دیکھتے ہوئے ان غلطیوں سے درگذر کریں اور معاف فرمائیں۔ آمین

د۔ میں برادران محمد عالمگیر، جاوید عبدالحمید اور محمد جاوید اقبال کلیم صاحبان کا شکر گذار ہوں جنہوں نے شیخ عمران نذر حسین صاحب کے حکم کے بموجب اس ترجمہ پر نظر ثانی کی اور نہ صرف غلطیوں کی نشاندہی کی بلکہ اپنے مشوروں سے بھی نوازا۔ اللہ سے التجا ہے کہ وہ انہیں جزائے خیر سے مالا مال کریں۔ آمین۔ ثم آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

جج موکاسے کو لکھے گئے خط کا متن جو مصنف نے
معصوم نابینا شیخ عمر عبدالرحمٰن کے مقدمہ کے فیصلہ کے وقت لکھا

جج مائیکل بی موکاسے

ڈسٹرکٹ جج،

فولے اسکوائر، نیویارک

۱۶ جنوری ۱۹۹۶ء

محترم جج موکاسے

میں یہ خط آپ کی اجازت سے تحریر کر رہا ہوں اس لئے کہ شیخ عمر عبدالرحمٰن کے مذہبی خیالات اور رجحانات کو واضح کروں تاکہ ان کے بارے میں درست فیصلہ کرنے میں آپ کا معاون بننے کی امید رکھوں۔

جن لوگوں نے شیخ عمر عبدالرحمٰن کے مذہبی خیالات اور افکار کے بارے میں شک وشبہ کا اظہار کیا ہے وہ ان خیالات اور بیانات پر مبنی ہیں جو انہوں نے مسلم ممالک کے غاصبانہ اور غیر قانونی اقتدار کے بارے میں دیا ہے جو آج مصر اور سعودی عرب جیسے ممالک پر قابض ہیں۔ اُن لوگوں کو اس بات سے بھی پریشانی ہے کہ شیخ صاحب نے ان اسلامی ممالک کے لوگوں کو ایسی حکومتوں کے خلاف کھڑا ہونے کی اور جدوجہد کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں جو اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے تاکہ وہ انکے ظلم اور استبداد سے چھٹکارا حاصل کرسکیں۔ ان کے خیال میں شیخ صاحب کی مذہبی سوچ اور جدوجہد کے عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کو اسلامی دھارے سے نکال دیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار کرنے والے وہ لوگ ہیں جو یا تو خود ان استعماری طاقتوں کے پروردہ ہیں یا پھر حقیقت سے کوسوں دور ہیں۔

ہمیں شروع میں ہی یہ بات تسلیم کر لینی چاہیے کہ شیخ عمر نہ صرف یہ کہ مستند عالم ہیں بلکہ جو پیغام ہمارے آقا و مولا سیدنا حضرت محمد ﷺ ساری دنیا کے لئے لے کر آئے اسے پھیلانے میں بے انتہا نڈر اور بے باک ہیں۔ اور کردار کی یہی مظبوطی اور عمل کی گرفت ہے جو دنیا کو تبدیل کر کے تاریخ کا رخ موڑ دیتی ہے۔ ہمارے رسولؐ کی یہی سنت ہے۔

کیا شیخ عمر اور ان کے جیسے دوسرے علماء کے افکار کو عوام میں مقبولیت حاصل ہے؟۔ اس کا جواب یقیناً اثبات میں ہے۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب دنیا بھر کے مسلمانوں نے شاہ ایران کے ظلم و استبداد سے بھر پور حکومت کے خلاف ایرانی انقلاب کی پرزور حمائت کی تھی۔ اس انقلاب کی سربراہی بھی ایک مذہبی عالم نے کی تھی جن کے پاس وہی ہمت اور جرات تھی جس کا مظاہرہ شیخ عمر نے کیا ہے۔ مصر، سعودی عرب اور دیگر مسلم ممالک کی غاصب حکومتوں نے شاہ ایران کی حکومت کی آخر وقت تک حمائت کی۔ اسی طرح امریکہ کی حکومت نے بھی اس کے آخری سانسوں تک حمائت جاری رکھی۔ مگر جب شاہ کو ایران سے بھاگتے ہی بنی تو ان ہی تمام حکومتوں اس کے ساتھ شودروں اور آوارہ کتوں جیسا سلوک کیا۔ دنیا کی کوئی حکومت اس کو پناہ دے کر عوامی ردعمل کا خطرہ مول لینے کو تیار نہیں تھی۔ حتیٰ کہ امریکہ بھی نہیں۔ اور پھر صدر سادات کو مجبور کیا گیا کہ وہ اس کو پناہ دے۔ اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام حکومتیں جو اس کی حمائت میں تھیں وہ غلط تھیں۔ اور آج بہت سے امریکی بھی اس بات کو مانتے ہیں۔ شیخ عمر نے بھی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور میں انقلاب ایران اور وہاں کے عوام کی ظلم وستم سے نجات کی کوششوں کی حمائت کی تھی۔مصر کے عوام کی کوششیں بھی ایران کے عوام کی کوششوں سے مختلف نہیں ہیں۔آج کی حکومت مصر کا طرز عمل بالکل ویسا ہی ہے جیسا شاہ ایران کا تھا۔

خلیج کے جنگ کے دوران عوام نے اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا تھا۔کویت کے خلاف عراق کی جارحیت نے نہ صرف کوئت کو نگل لیا بلکہ سعودی عرب کے لئے بھی زبردست خطرہ بن گئی۔صدام حسین اسلام کے ہیرو نہیں تھے۔بلکہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اسلام کے خلاف ہونے والی جارحیت اور خطرہ کا سبب تھے۔مگر اس کے باوجود سعودی اور کوئت کی غاصبانہ حکومتوں کے خلاف نفرت کا جذبہ اتنا شدید تھا کہ ساری دنیائے اسلام سے عراق اور صدام حسین کے حق میں عوام نے نعرے لگائے۔اس موقعہ پر بھی دنیا بھر کی اسلامی حکومتوں نے پھر اپنے ہی عوام کی خواہشات اور ہمدردیوں کے خلاف اقدامات کیئے۔اور یہ ساری حکومتیں سوچے سمجھے بغیر، امریکہ کی قیادت میں بنائے گئے اتحاد میں شامل ہونے کے لئے دوڑ پڑیں اور اس بات کو یکسر نظر انداز کر دیا کہ سعودی عرب میں مغربی غیر اسلامی افواج کی موجودگی قران پاک اور حدیث مبارکہ کی احادیث کے مطابق حکم عدولی تھی۔ملیشیا کی حکومت نے امریکہ اور اس کے اتحادی افواج کی حمائت کی بلکہ سیکیوریٹی کاؤنسل کی ۱۹۹۰ کے انتخاب میں اس کے حق میں ووٹ دئے۔اس کے مقابلہ میں ملیشیا کے علماء اور عوام نے اس کی مخالفت کی اور عراق کا ساتھ دیا۔اور پھر جب سنگاپور کے مسلمانوں نے بھی حمائت کا نعرہ لگایا تو وہاں کے لیڈر، لی کوان یو، نے یہ الزام لگایا کہ مسلمانوں کے اندر اخلاقی اقدار کی کوئی سوجھ بوجھ نہیں ہے۔

الجزائر کے مسلمانوں کی ظلم اور استبداد کے خلاف جرات مندانہ مخالفت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دنیا بھر کے مسلمانوں کی مکمل حمائت حاصل ہے۔ مسلم امہ کے نام نہاد اشراف اور وہ حکومتیں جس کو وہ چلا رہے ہیں، الجزائر کی فوجی حکومت کی اسی طرح اندھا دھند حمائت کی ہے جیسے شاہ ایران کی کی تھی۔ شیخ عمر کی آواز ان تمام ظالم سعودی، مصری، اور الجزائر کی حکومتوں کے خلاف ہے اور یہ حکومتیں بھی شیخ صاحب کی مخالف ہیں مگر ان تمام جگہوں کے عوام شیخ عمر کے حمائتی ہیں اور ان کے ساتھ ہیں۔

میں اس موقعہ پر یہ چاہتا ہوں کہ میرا بیان ریکارڈ میں آجائے کہ میں شیخ عمر عبدالرحمٰن کے ظلم اور استبدادی طاقتوں کے خلاف اٹھائی گئی آواز میں جو انہوں نے بالخصوص مصر اور بالعموم تمام عالم اسلام کے لئے اٹھائی ہے ان کا ساتھی اور ہمنوا ہوں۔ وہ اپنی کوششوں میں اکیلے نہیں ہیں اور ان کی چلائی ہوئی تحریک تاریخ کے دھارے میں اسی طرف بڑھتی چلی جارہی ہے جس نے شاہ ایران کی تقدیر پر مہر لگادی تھی۔ اور جو کوئی شیخ عمر کے نقش قدم پر چلے گا اسے مسلم امہ کی حمائت حاصل رہے گی خواہ اس کے خلاف کتنی ہی طاقتیں اس کو دبانے کے لئے اٹھیں، سچ یقیناً ظاہر ہوگا۔ اور اس کا بہترین مظاہرہ اکتوبر ۱۹۹۵ء میں واشنگٹن ڈی سی میں Million Man March کے دوران ہوا ہے۔

کیا شیخ عمر کے خیالات مذہبی ہیں اور مذہب کی تعلیمات کے مطابق ہیں؟۔ کیا یہ تعلیمات اسلام کی سچی عکاسی کرتی ہیں؟۔ ان سوالات کا جواب معلوم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اس لئے کہ اگر شیخ اسلام کی سچائی کی تبلیغ کر رہے ہیں تو ان کا مقدمہ ان کے خلاف نہیں بلکہ یہ مقدمہ اسلام کے خلاف مقدمہ ہوگا۔

وہ حضرات جو اس مقدمہ میں جیوری کے عہدے پر فائض ہیں انہیں یہ موقع ملنا چاہیئے کہ وہ جان لیں کہ شیخ عمر ان کس قدر مذہبی ہیں۔ اگر مجھے یہ موقعہ ملتا کہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عدالت میں اپنے خیالات کا اظہار کرسکوں تو جیوری کو میں یہ بتاتا کہ میں ان کے بہت سے خیالات سے اتفاق نہیں کرتا مگر ظلم اور جبر کے خلاف ان کی طرف سے اٹھائی گئی آواز میں ان کا ہمنوا ہوں اس لئے کہ اسلام ان کو ختم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مگر جیوری کو اس بات کی اجازت نہیں دی گئی کہ وہ میرے بیان کو سنے اور نہ ہی کسی دوسرے اسلامی عالم کو کچھ کہنے کا موقعہ دیا گیا۔ میں اس مقدمہ کے دوران موجود تھا اور میں نے اپنی خدمات پیش کیں کہ ایک موقعہ پر جب شیخ نے تقریر کی تھی میں اس جگہ موجود تھا اور عدالت میں گواہی دینے کو تیار ہوں مگر نہ تو استغاثہ نے اور نہ ہی دفاع سے کسی نے مجھ سے کچھ پوچھنے کی ہمت کی۔ میں تو آج تک حیران ہوں۔

مجھے امید ہے کہ میرے اس خط سے کسی حد تک اس مقدمہ کی غلطیوں کی نشاندہی ہو سکے گی جو میرے خیال میں بہت اہم ہے۔

عمران نذر حسین
ڈائریکٹر اسلامک اسٹڈیز
مسجد دار القران
لانگ آئی لینڈ، نیویارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ عمران نذر حسین کی ایک اور اہم کتاب کا اردو ترجمہ

عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ

درہم و دینار

مستقبل کے اسلامی سکے

از

شیخ عمران نذر حسین

مترجم

ابوعمار سلیم

FOR FREE DISTRIBUTION

www.KitaboSunnat.com

SALLAN'S

Telephone:- 92-21-34901060

92-21-34900595

Cell :- 0300-2277551

E mail :- sallan_pk@yahoo.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسلام میں ربا کے حکم امتناعی کی اہمیت

حضرت ابو ہریرہؓ نے روائت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ، "ربا کے ستر حصے ہیں۔ ان میں سب سے کم تر حصہ اس کے برابر ہے کہ آدمی اپنی ہی ماں سے شادی کرے (یعنی اپنی ماں کے ساتھ ہم بستری کرے)۔ (سنن، ابن ماجہ)

ربا۔۔ ہر وہ مادی فائدہ یا نفع جو غلط اقدام سے حاصل کیا جائے جیسے دھوکہ، رشوت، اختیارات کا غلط استعمال تا کہ نا جائز فائدہ حاصل ہو، تجارت میں دھوکہ دہی، سٹہ بازی، دوسروں کی محنت سے اپنا مال بنا لینا وغیرہ۔ ربا بسا اوقات ایک منظم قانونی چوری کی شکل اختیار کر لیتا ہے جیسے کہ بینکنگ کا نظام جو سود اور غصب کی بنیادوں پر استوار ہے، یا ایک ایسے نقلی کاغذی کرنسی کے نظام میں جس میں کرنسی کی اپنی کوئی قیمت نہ ہو۔ اصلی کرنسی یا روپیہ تو وہ ہے جو اپنے اندر اپنی قدر رکھتا ہو اور پھر اس کی بنیاد پر کاروبار اور تجارت ہو۔ جب رقم یا روپیہ ایسی چیز بن جائے جس کی تجارت کی جائے، مثلاً جب روپیہ سود پر قرض دیا جائے تو ادھار دینے والا مقروض کے خون پسینہ پر پلتا ہے۔ اور اس وقت جب اصلی کرنسی کو آج کل کی رائج کاغذی کرنسی سے تبدیل کر دیا جائے اور یہ بازار میں بکنے لگے تو لوٹ مار اور بھی شدید ہو جاتی ہے۔ کرنسی مارکیٹ اور دیگر تجارتی منڈیوں کو بڑی چالاکی، مکاری اور عیاری سے چلایا جاتا ہے جس کے ذریعہ عوام کی دولت لوٹ لی جاتی ہے اور دنیا بھر کے چالباز شکاریوں کے جیب میں چلی جاتی ہے۔ اور یوں معاشرہ دو واضح طبقوں، مفلس اور امراء کے درمیان تقسیم ہو جاتا ہے۔ دولت پھر صرف امراء کے درمیان میں ہی آپس میں گھومتی رہتی ہے اور بیچارے مفلس، وہ مفلس ترین ہوتے جاتے ہیں۔ اور یہ امراء پھر شہر کو چھوڑ کر، اپنے کنیسا اور کلیسا کو چھوڑ کر مضافات میں جا کر بس جاتے ہیں تا کہ جن کا خون انہوں نے چوسا ہے ان کی انتقامی کاروائیاں بھڑک اٹھیں تو یہ محفوظ رہ سکیں۔

منصفانہ آزادانہ اور خود مختار تجارت کو ربا کے ذریعہ گھناؤنا بنا کر معاشی فائدے حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اس دور میں ربا کے ذریعہ بنی نوع انسان پر ایک نئی قابل نفرت غلامی نازل کر دی گئی ہے۔